عقیدۂ ختم نبوت پر علمی و تحقیقی مجلہ

سہ ماہی

المنتہیٰ

17

جلد 5 اکتوبر تا دسمبر 2021ء شمارہ 17

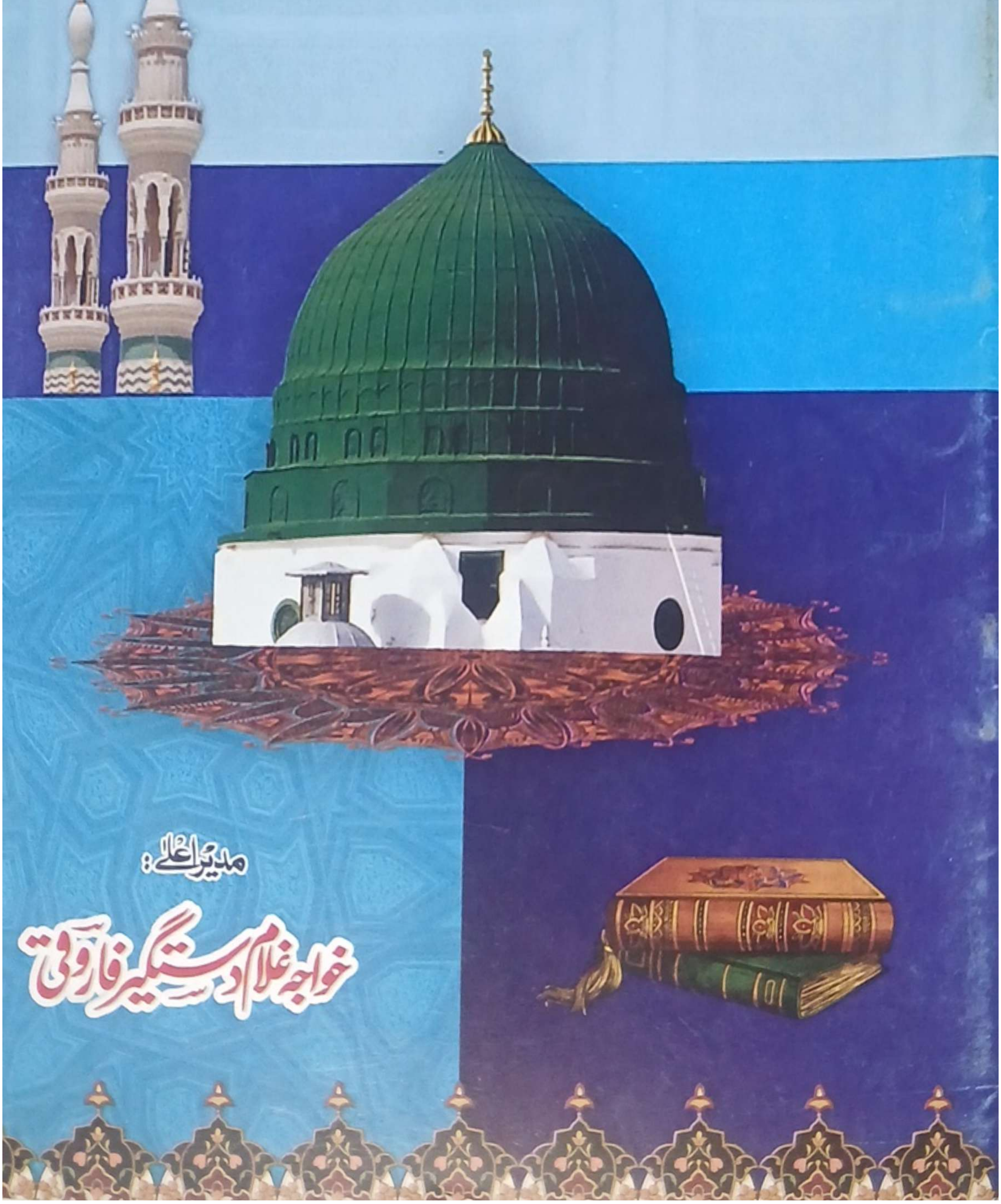

مدیر اعلیٰ:

خواجہ غلام دستگیر فاروق

سہ ماہی
المنتہیٰ
جنوری تا جون 2021ء
جلد چہارم شمارہ 15-14

عقیدہ ختم نبوت پر
علمی و تحقیقی مجلہ

7 ستمبر 1974ء کے تاریخی فیصلہ کی مختصر روئیداد (اردو، عربی، انگلش)

قادیانیت پر آخری ضرب نمبر

مؤلف:
پروفیسر شاہ فرید الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی
عالمی مبلغ اسلام شیخ طریقت حضرت العلام
خواجہ محمد بدر عالم جان زید مجدہ
زینت دربار عالیہ مرشد آباد شریف پشاور شہر

مدیر اعلیٰ: خواجہ غلام دستگیر فاروقی

ادارۂ المنتہیٰ پاکستان

CamScanner

Regd. 2-66/8288

سہ ماہی

رجسٹرڈ

اَلْمُنْتَھٰی

جلد 5 | اکتوبر تا دسمبر 2021ء | شمارہ 17

زیر ظلِ عاطفت

متوکل علی اللہ، یادگار اسلاف قبلہ

حافظ محمد قاسم علی ساقی مدظلہ

آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس، شکر گڑھ

سرپرست اعلیٰ

بانی جامع اسلام شیخ طریقت حضرت العلام

خواجہ محمد بدر عالم جان

مدیر اعلیٰ: خواجہ غلام دستگیر فاروقی

مدیر: صاحبزادہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی

مجلس ادارت

- نواسہ فقیہ اعظم مفتی محمد اسد اللہ نوری
- ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری
- ڈاکٹر محمد بلال شرفی القادری
- محمد ثاقب رضا قادری
- علامہ غلام مصطفیٰ مجددی
- پروفیسر علی وقار قادری

مجلس مشاورت: قاری محمد مجید نوری | علامہ محمد اصغر شاکر | حافظ محمد آصف قادری | قاری نعیم احمد سلطانی

نگران طباعت: صابر علی قادری

متعاون: حافظ علی رضا فیض، اکرام اللہ صدیقی

رابطہ کمیٹی: عمر علی قادری | قاری نور نبی نقشبندی | حافظ حماد ملک | 0306-4373145 0342-5428102 0303-5238504

سرکولیشن انچارج: راحیل احمد چشتی 0302-3911531

قیمت فی شمارہ 40/- روپے

المنتہیٰ میں شائع ہونے والی نگارشات کے نفسِ مضمون کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے

سالانہ خریداری 200/- مع ڈاک

غلام دستگیر فاروقی نے منہاج القرآن پبلی کیشنز سے چھپوا کر آستانہ چشتیہ خیریہ شکر گڑھ سے شائع کیا۔

مرکزی آفس: آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس (چک امرو روڈ) شکر گڑھ

زونل آفس: دار العلوم جامعہ رحمت ماڈل ٹاؤن لاہور

E-mail:farooqi4156@hotlook.com

فہرست

★ میلاد نامہ منظوم	از معارف	4
★ اداریہ		7
★ عقیدہ ختم نبوت پر قرآنی اسلوب	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	12
★ اقبال اور قادیانیت	ڈاکٹر طاہر حمید تنولی	17
★ مرزا غلام قادیانی بدکردار انسان تھا	ڈاکٹر فیض احمد چشتی	21
★ خادم قرآن کریم، ماسٹر دلاور خان مغل	عابد حسین شاہ پیرزادہ	26
★ فتح رحمانی بہ دفع کید کادیانی	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	31
★ تقدیم	سید صابر حسین شاہ بخاری قادری	37

حمد باری تعالیٰ

الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیاں تیرا

زمین و آسماں کے ذرے ذرے میں ترے جلوے
نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشاں تیرا

ٹھکانا ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آنہیں سکتا ٹھکانا ہے کہاں تیرا

ترا محبوب پیغمبر تری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اک رازداں تیرا

جہانِ رنگ و بو کی وسعتوں کا رازداں تو ہے
نہ کوئی ہمسفر تیرا نہ کوئی کارواں تیرا

تری ذات معلیٰ آخری تعریف کے لائق
چمن کا پتہ پتہ روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا

مظفروارثی

مقتبس

میلاد نامہ منظوم

از معارف

دو عالم تجھ پر صدقے اے زمینِ گنبدِ خضرا
تری آغوش میں آسودہ ہے وہ برزخِ کبریٰ

وہ جس کی ذاتِ والا، اِک نویدِ رحمتِ عالم
وہ جس کا روئے زیبا شمع ظلمت خانۂ دنیا

وہ جس کا نُطقِ شیریں نغمۂ الہامِ ربانی
وہ جس کا خُلق نوشیں شہد سے بڑھ کر حلاوت زا

وہ جس کی ہستئ اقدس سراپا معنئ قرآں
وہ جس کا ہر نفس وقفِ پیامِ ملّتِ بیضا

وہ جس کے درگہِ سامی کا جبریلِ امیں چاکر
وہ جس کے عتبۂ عالی پہ قُدسی ناصیہ فرسا

وہ جس کے آستاں پہ رفعتِ عرش بریں صدقے
وہ جس کے بوستاں میں نغمہ پیرا بُلبل طوبیٰ

وہ جس کے عالمِ جال میں نوائے قدس برق افشاں
وہ جس کے زوقِ ایماں میں پیامِ شوق شور افزا

وہ جس کے قدسیانِ پاک گوہر دید کے طالب
وہ جس کے نوریانِ عرشِ اعظم والاد و شیدا

وہ جس کی مدحتِ خوبی میں ہے رطبُ اللساں قرآں
وہ جس کی شانِ محبوبی ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی

وہ جس کے خم کدہ کے حضرتِ فاروقؓ صہبائی
وہ جس کے گُل کدہ کے حضرتِ صدیقؓ اک طوبیٰ

وہ سرشارِ مئے باقی تصدّق جس پہ میخانہ
وہ ساقی جس کے دم سے ضوفشاں خمخانۂ بطحا

وہ جس کے بادہ نوشوں میں بلالؓ و بوذر و سلماںؓ
وہ جس کے سرفروشوں میں ابن زیدؓ و سید الشہداؓ

وہ جس کی موجِ مے میں جلوہ پیرا برقِ سینائی
وہ جس کا تا ابد باقی خمارِ نشۂ صہبا

وہ جس کا نقشِ پا سجدہ گہِ مہر و مہِ کامل
وہ جس کا داغِ سیما مطلعِ نُورِ سحر گویا

وہ جس کی برقِ ایماں بے قرارِ جلوۂ امین
وہ جس کا ذوقِ عرفاں زندہ دارِ خلوتِ شبہا

وہ جس کے بوریا پر سطوتِ تختِ شہی قرباں
وہ جس کے فقر سے لرزاں شکوہِ قیصر و کسریٰ

محمدؐ وہ کمالِ آخرینِ محفلِ عالم
محمدؐ وہ جمالِ اوّلین شاہدِ معنیٰ

محمدؐ وہ نسیمِ نو بہارِ گلشنِ ہستی — محمدؐ وہ شمیمِ مشک بارِ جنّت الماویٰ
محمدؐ وہ شبستانِ ازل کی شمع نورانی — محمدؐ وہ ز سرتاپا جمالِ جلوۂ سینا
محمدؐ وہ درِ تاجِ رُسل وہ خاتم الرسل — محمدؐ وہ ظہورِ نورِ کُل وہ جلوۂ یکتا
محمدؐ وہ گروہِ اولیاء کے سیدِ والا — محمدؐ وہ کلاہِ انبیاء کے طرۂ زیبا
محمدؐ وہ نبوّت کے شرف کے مبدؤ خاتم — محمدؐ وہ رسالت کی صدف کے لُولوئے لالا
محمدؐ وہ شہنشاہِ دو عالم سرورِ انجم — محمدؐ وہ مہ دو ہفتۂ یثرب شہِ بطحا
محمدؐ وہ نویدِ لطفِ عام و رحمتِ عالم — محمدؐ وہ پیامِ نَو بہارِ گلشنِ دنیا
محمدؐ وہ سحابِ رشحہ بارِ مزرعِ گیتی — محمدؐ وہ شبابِ روزگارِ مِلّتِ بیضا
محمدؐ وہ بہارِ تازۂ باغِ براہیمی — محمدؐ وہ چمن پیرائے باغ مِلّتِ آباء
وہ خورشیدِ ضیا بارِ عرب جس کی تجلّی سے — عرب کا ذرّہ ذرّہ آسمانِ قدس کا تارا
وہ رشکِ مہرِ عالمتاب جس کی جلوہ ریزی سے — شبستانِ جہاں میں پھر ہوا نورِ سحر پیدا
ہوا پھر مطلعِ انوارِ ظلمت خانۂ عالم — سرِ فاراں جو مہِ ضوفشانِ مصطفی چمکا
سیاہی ہو گئی کافور یکسر شامِ ظلمت کی — صبا لائی پیامِ نُور پھر صبحِ سعادت کا
نئے اندازِ بیداری سے کروٹ لی زمانے نے — خمارِ خوابِ نوشیں سے یکایک جاگ اُٹھی دُنیا
جہاں کے گلشنِ پژمردہ میں تازہ بہار آئی — رگِ افسردۂ ہستی میں خونِ زندگی دوڑا
دلِ بے نُور میں رخشاں ہوئی پھر شمعِ ایمانی — یہ خاکستر ہوئی پھر سوزِ ایماں سے شرر افزا
نگاہِ معرفت پیدا ہوئی پھر دیدۂ دل میں — عطا ہر کور باطن کو ہوئے پھر دیدۂ بینا
عرب کی وادیاں تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھیں — ہوا عالم میں آوازہ بلند اللہ اکبر کا
زبانِ کُفر وقفِ کلمۂ حق ہو گئی یکسر — زمیں سے آسماں تک غلغلہ توحید کا اٹھا
فضائے کفر و باطل ہو گئی پُر شور شیون سے — زائے اہلِ دل سے ہو گئی معمور پھر دنیا
جھکا دیں گردنیں اربابِ طغیانِ تمرّد نے — ہوئے نام آورانِ کفر اک اک بندۂ مولا
ہر اِک کافر بڑھا لبیک کہہ کر دعوتِ حق پر — ہر اک مُنکر نے مضبوطی سے پیمانِ وفا باندھا

فدایانِ محمدؐ بن گئے جو دشمنِ جاں تھے — تہِ تیغ محبت ہو گئی یکسر صفِ اعدا
کہیں لطف و محبت تھی کہیں تہدید شدّت تھی — کہیں شانِ جمالی تھیں کہیں فرِّ جلالی تھا
جہاں کے گوشہ گوشہ میں صدائے دینِ حق پہنچی — نوائے حق پرستی مشرق و مغرب میں لہرایا
دیا علم و عمل سے درسِ آئینِ جہانبانی — پڑھایا پھر سبق دنیا کو تدبیر و سیاست کا
شُتر بانی بھی کرتے تھے جہانبانی بھی ہوتی تھی — ابھی وہ بینوا تھے اور ابھی تھے وہ جہاں آرا
ہوا سکہ رواں عدل و مساوات و اخوت کا — ہوئی پھر از سرِ نو مجلسِ صدق و صفا برپا
فضائل سے ہوئی آراستہ پھر بزمِ انسانی — محاسن کا بنی گہوارہ پھر یہ فسق کی دنیا
دلوں کی خشک کھیتی لہلہائی جوشِ باراں سے — سرابستانِ جاں میں چشمہ پھوٹا نورِ عرفاں کا
شرف بخشا گیا انسانیت کو پھر سعادت کا — بلند اس دور میں پایہ ہوا پھر آدمیت کا
مٹی ظلمت سرائے دہر سے لعنت غلامی کی — زمانہ سے اُٹھی رسمِ تمیز بندہ و آقا
جسے دیکھو وہ اب سرشار صہبائے اخوت ہے — جسے دیکھو وہ اب ہے بادۂ وحدت کا متوالا
ہوا ختم آہ وہ دورِ شرابِ مجلسِ دوشیں — نہ وہ ساقی ہے اب باقی نہ وہ خمخانۂ بطحا
کہاں وہ عہدِ سرشاری کہاں یہ دورِ محرومی — کہاں کفِ مئے عرفاں کہاں رنجِ خمار افزا
وہی مینا ہے اب بھی پر نہیں وہ بادۂ رنگیں — وہی صہبا ہے اب بھی پر نہیں وہ شورشِ صہبا
کرے گو دورِ گردوں لاکھ اپنی سعئ امکانی — پلٹ کر پھر کبھی وہ عہدِ اقدس آ نہیں سکتا
نہ دیکھی ہوگی چشمِ آسماں نے بزمِ قُدس ایسی — سُنے ہوں گے نہ عالم نے یہ نغماتِ طرب افزا
نہ پائے گا زمانہ پھر کبھی مجد و شرف ایسا — نہ ایسی پھر سعادت دیکھے گی یہ دیدۂ دنیا

مظاہر تھے یہ سارے رحمت اللعالمینی کے
کرشمے تھے یہ سب بس آپ کی لطف آفرینی کے

(سہروردی، قلندر علی، ابوالفیض، سید، جمال رسول)

اداریہ

پنجاب اسمبلی کا سنگ بنیاد اس وقت کے وزیر زراعت سردار جوگیندر سنگھ نے ۱۹۳۵ء میں رکھا۔ ۱۹۳۷ء میں عمارت تعمیر ہوئی تو اس وقت یہاں پر عوامی نمائندوں کے بیٹھنے کی گنجائش سنتالیس تھی۔ اس عمارت نے پاکستان بنتے دیکھا۔ بانیٔ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ نے بھی اس تاریخی عمارت کو شرف بخشا۔

چوہدری پرویز الٰہی نے ۲۰۰۶ء اپنی وزارت اعلیٰ کے دور میں پنجاب اسمبلی کی نئی بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسلم لیگ نون کی حکومت کے دوران کام التواء کا شکار رہا۔ ۲۰۱۸ء میں چوہدری پرویز الٰہی تحریک انصاف کی حکومت میں سپیکر پنجاب اسمبلی کے عہدہ پر فائز ہوئے تو وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار کے تعاون سے دوبارہ کام کا آغاز کیا۔

پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت دو ارب سینتیس کروڑ روپے لاگت سے تیار ہونا تھی پندرہ سالوں میں بار بار تاخیر کے باعث منصوبے کی لاگت پانچ ارب انتالیس کروڑ تک جا پہنچی۔ طویل مدت اور خطیر اخراجات کے بعد زیر زمین تین منزلہ عمارت ۲۰۲۱ء میں مکمل ہوگئی۔

نئی بلڈنگ پرانی بلڈنگ کی ہو بہو کاپی ہے۔ عظیم الشان عمارت کا ہال ایشیاء کا سب سے بڑا ہال ہے۔ بلڈنگ میں داخل ہوتے ہی دیدہ زیب نقش و نگار نظر آتے ہیں۔ الیکٹرک سیڑھیاں نصب کی گئی ہیں۔ لال پتھر "جے پور" بھارت سے منگوایا گیا۔ درو دیوار پر لکڑی کے کام کے لئے "برما" سے ساگوان کی لکڑی برآمد کی گئی۔ ایوان میں بہترین فرنیچر، بابائے قوم اور شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبال و دیگر زعمائے ملت کی قد آدم تصاویر آویزاں ہیں۔

ایوان میں سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور اپوزیشن لیڈر کے دفاتر قائم کئے گئے ہیں۔ دائیں اور بائیں حکومتی و اپوزیشن اراکین کے لئے ہالز بنائے گئے۔ صوبائی وزراء کے لئے اڑتیس (38) دفاتر، پریس کانفرنس ہالز، ڈسپنسری، لائبریری اور وسیع و عریض کیفے ٹیریا بھی بنایا گیا

ہے۔سٹیٹ آف دی آرٹ سیکورٹی سسٹم سیڑھیوں کے ساتھ ساتھ جدید ایس کے ریلیٹر عمارت کا حصہ ہیں۔سیکورٹی مانلیٹرنگ روم، آئی ٹی ڈیٹا سنٹر اور چارسو سے زائد گاڑیوں کی پارکنگ بھی اس نئی عمارت میں قائم کی گئی ہے۔ایوان میں بڑی بڑی L-C-D اور کمپیوٹرائزڈ سسٹم یورپ سے درآمد کیا جارہا ہے۔ایمرجنسی کے لئے فرسٹ ایڈ کا پورا سسٹم ہے۔ ڈاکٹر مستقل بیٹھتا ہے۔

اس پرشکوہ ایوان میں چارسو چالیس (440) اراکین اسمبلی جبکہ مہمان گیلری میں بیٹھنے کی گنجائش آٹھ صد (800) اور مجموعی طور پر دو ہزار (2000) افراد کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

ایشیاء کے سب سے بڑے اس ہال کی وسیع وعریض چھت پر آیت الکرسی اور قرآنی آیات کی نہایت دیدہ زیب خطاطی کی گئی۔مرکزی گنبد پر نیشنل کالج آف آرٹ کے تعاون سے اسلامی فن خطاطی سے نقش بنائے گئے ہیں۔ Noes اور Layes لابی کی چھت پر اللہ عزوجل کے اسماء کنندہ ہیں۔سپیکر کی کرسی کے اوپر بانئ پاکستان علیہ الرحمہ کی قد آدم خوبصورت تصویر آویزاں ہے اور اس کے اوپر بلندی پر حدیث ''لَانَبِیَّ بَعْدِیْ'' جلی حروف سے دائرہ کی صورت ہمیشہ کے لئے نقش کردی گئی ہے۔

کنندہ شدہ عربی الفاظ اور ترجمہ ملاحظہ ہو۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(بحوالہ ترمذی 2219)

سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے:

''جس شخص نے میری حدیث سنی اور آگے پہنچائی اللہ کریم اس کو خوش رکھے۔اس کا چہرہ روشن رکھے۔''

سرکار مدینہ کی دی ہوئی عظیم خوشخبری دنیا و آخرت دونوں کے لئے ہے۔غور کیجئے کہ جن لوگوں نے حدیث ختم نبوت نقش کروانے میں معاونت کی بالخصوص چوہدری پرویز الٰہی کتنی بڑی سعادت کے مستحق ٹھہرے اور مزید برآں پنجاب اسمبلی جیسی اہم ترین عمارت کی پیشانی پر لکھ دینا سونے پہ سہاگہ ہوا۔

فی زمانہ جب فتنوں کا دور دورہ ہے منکرین ختم نبوت اندرون و بیرون ملک، درون اسمبلی و بیرون مختلف تعلقات سے نقب زنی کی کوششیں کرتے رہتے ہیں کبھی اراکین اسمبلی کے حلیفہ فارم میں، کبھی حکومتی مشنری کے اعلیٰ عہدہ پر براجمان ہونے میں الغرض ملت اسلامیہ کے دلوں کو سرکار مدینہ سے دور کرنے کی سعی ناتمام کرنے میں مصروف عمل ہیں اس ماحول میں عقیدہ ختم نبوت پر صریح آیت طیبہ سورۃ احزاب نمبر ۴۰ اور حدیث ختم نبوت کا انتخاب کر کے ایشیاء کے سب سے بڑے ایوان کی پیشانی پر نقش کروا دینا دوہری سعادت سے کم نہیں۔

دوسری بات یہ کہ جب انسان کسی چیز کا انتخاب کرتا ہے تو وہ اس کی ذہنی عکاسی کا غماز ہوتا ہے کہ وہ کیا سوچتا ہے۔تخلیقی و فکری صلاحیتیں اسی انتخاب سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ذخیرۂ احادیث میں سے حدیث ''لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ'' کا انتخاب جہاں چوہدری پرویز الٰہی کی تخلیق فکر کا آئینہ دار ہے وہاں ان کی مومنانہ شان کو بھی واضح کرتا ہے کہ انہوں نے بطور امتی و غلام مصطفیٰ ﷺ جو کردار ادا کر سکتے تھے کیا اور رہتی دنیا تک سبق دے دیا کہ غلام مصطفیٰ ﷺ جس بڑے سے بڑے عہدے پر بھی ہو اپنے آقا و مولیٰ ﷺ سے وفا کا رشتہ مضبوطی سے قائم رکھے اور شان ختم نبوت کا پہرا دیتا رہے۔

مستزاد یہ کہ آیات قرآنیہ بالخصوص عقیدہ ختم نبوت پر صریح دال سورۃ الاحزاب آیت ۴۰ اور فرمان ''لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ'' کنندہ کروا کر چوہدری صاحب نے مہر تصدیق ثبت کر دی کہ ایوان میں سرکار ختم المرسلین ﷺ کی ارفع شان، ختم المرسلینی کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔

CamScanner

وہ شخص قسمت کا مارا دنیا کا بدنصیب و بد بخت ہی ہوسکتا ہے جو ان قرآنی آیات و احادیث ختم نبوت کے سایہ میں بیٹھ کر بقول اقبال علیہ الرحمہ اسلام اور وطن کے غدار قادیانیوں کو سپورٹ اور ختم نبوت کے سوابات کرے۔

ملت اسلامیہ محافظین ومحبین وغلامان تاجدار ختم نبوت ﷺ اور خصوصا خاکسار وارا کین ''اِدَارَۃُ الْمُنْتَھٰی'' چوہدری پرویز الٰہی صاحب، ان کی پوری ٹیم کو ہدیہ تبریک، خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ چوہدری صاحب آپ نے وہ کر دکھایا جس سے آپ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے۔

ایوان کی افتتاحی تقریب میں چوہدری صاحب نے بطور خاص وطن عزیز کے نامور و خوبصورت نعت گو ونعت خواں محترم ومکرم سرور حسین نقشبندی کو مرحوم حضرت مظفر وارثی علیہ الرحمہ کا وہ معروف زمانہ کلام پڑھنے کا اشارہ کیا جس کے ہر مصرعہ سے حضور ﷺ کی شان ختم نبوت ظاہر و باہر ہوتی ہے۔ سرور حسین نقشبندی نے پُرسوز آواز، خوبصورت ردھم و دلنشین لہجے میں کلام پڑھ کر عاشقان مصطفیٰ ﷺ کے قلوب کو سرکار ہر عالم ﷺ کی عظمت ختم نبوت سے معنبر ومعطر کر دیا۔ آیئے مل کر کلام پڑھئے اور اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے تاج ختم نبوت کے واری واری جایئے۔ فقیر نے یہ کلام چوہدری صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ''المنتہیٰ'' کے شمارہ ۱۶ جولائی تا دسمبر ۲۰۲۱ء میں بھی پیش کیا۔

خود میرے نبی نے بات یہ بتا دی لَانَبِیَّ بَعْدِیْ
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی لَانَبِیَّ بَعْدِیْ
لمحہ لمحہ ان کا طاق میں ہوا جگمگانے والا
آخری شریعت کوئی آنے والا اور نہ لانے والا
لہجۂ خدا میں آپ نے صدا دی، لَانَبِیَّ بَعْدِیْ
تھے اصول جتنے ان کے ہر سخن میں نظم ہو گئے ہیں

CS CamScanner

دیں کے سارے رستے آپ تک پہنچ کر ختم ہو گئے ہیں
ذات حرف آخر، بات انفرادی، لَانَبِیَّ بَعْدِیْ
ارتقائے عالم کر دیا خدا نے صرف نام ان کے
ان کی خوش نصیبی جن کے ہیں وہ آقا، جو غلام ان کے
گونجے وادی وادی آپ کی منادی، لَانَبِیَّ بَعْدِیْ
ان کے بعد ان کا مرتبہ کوئی بھی پائے گا نہ لوگو
ظلّی یا بروزی اب کوئی پیغمبر آئے گا نہ لوگو
آپ نے یہ کہہ کر مہر ہی لگا دی، لَانَبِیَّ بَعْدِیْ

❁❁❁

قسط نمبر 12

عقیدہ ختم نبوت پر قرآنی اسلوب

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

جملہ انبیاء ورسل علیہم السلام کی یہ ڈیوٹی رہی کہ وہ اپنی اپنی قوموں کو بشارتیں بھی دیں اور ڈرائیں بھی۔ آگے عام ہے کہ وہ انبیاء نئی شریعت والے ہوں یا پہلی شریعت کے حامل ہوں بشیر اور نذیر والی صفت تمام انبیاء کی مشترکہ صفت ہے۔ لیکن قرآن حکیم کے مطالعہ سے بات سامنے آتی ہے کہ کسی نبی کی اس صفت کو خالق کائنات نے پوری انسانیت اور کل عوالم کے لیے ثابت نہیں کیا۔ صرف حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات مقدسہ کی بعثت مبارکہ کی غرض وغائیت بتلائی گئی ہے کہ آپ صرف عرب قوم کے لیے یا اس قوت کے لوگوں کے لیے بشیر اور نذیر نہیں ہیں بلکہ آپ کی بشارت اور نذارت کل انسانیت کو محیط ہے آپ کی بشارت ونذارت جب تمام انسانوں کے لیے تو پھر آپ کے بعد کسی نئے بشیر اور نذیر کی آمد چہ معنی دارد؟

قرآنی آیات مطالعہ فرمائیں:

یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ عَلٰی فَتْرَۃٍ
مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّلَا نَذِیْرٍ ز
فَقَدْ جَآءَکُمْ بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ ط وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(المائدہ:19)

”اے اہل کتاب پیغمبروں کے آنے کا سلسلہ جو (ایک عرصے

تک) منقطع رہا تو (اب) تمہارے پاس ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے ہیں جو تم سے (ہمارے احکام) بیان کرتے ہیں تا کہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری یا ڈر سنانے والا نہیں آیا سو (اب) تمہارے پاس خوشخبری اور ڈر سنانے والے آ گئے ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ (الانعام:130)

"اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آتے رہے جو میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے آ موجود ہونے سے ڈراتے تھے اور کہیں گے کہ (پروردگار) ہمیں اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔ ان لوگوں کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ اور (اب) خود اپنے اوپر گواہی دی کہ کفر کرتے تھے۔"

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (زمر:71)

"اور کافروں کو گروہ گروہ بنا کر جہنم کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے

دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں
گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو
تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے
پیش آنے سے ڈراتے تھے۔ کہیں گے کیوں نہیں لیکن کافروں
کے حق میں عذاب کا حکم تحقیق ہو چکا تھا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ (الصافات:72)

''اور ہم نے ان میں متنبہ کرنے والے بھیجے۔

مذکور بالا آیات میں تمام رسولوں اور نبیوں کی صفت بشیر و نذیر کا ذکر کیا گیا لیکن یہ نہیں بتلایا گیا کہ وہ تمام انسانیت کے لیے بشیر اور نذیر ہیں اب اپنے آقا و مولا، جان رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے آیات ملاحظہ کریں اور آپ کی شان ختم نبوت کے قربان جایئے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ
نَذِيْرَا (الفرقان:1)

وہ (اللہ عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندۂ پر
قرآن نازل فرمایا تاکہ اہل عالم کو ہدایت کرے۔''

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (السباء:28)

''اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری سنانے
والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

مندرجہ بالا آیات طیبات میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان نذیری و بشیری کا ذکر ہوا جو تمام جہانوں اور تمام انسانوں کے لیے قرار دی گئی۔ پہلے انبیاء کرام کا اس اسلوب بیان میں ذکر نہ کرنا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرنا کیا اس بات کی بین دلیل نہیں ہے۔

کہ جب آپ کو تمام کے لیے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا گیا ہے اور کوئی انسان بھی آپ کی بشارت نذارت سے باہر نہیں تو نیا نبی کیا کرنے آئے گا اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس بات کا ذکر فرمایا کہ میری صفت نذیر کسی قبیلہ، قوم کے لیے خاص نہیں بلکہ میری صفت نذارت عامہ ہے

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ط قُلِ اللّٰهُ قف شَهِیْدٌۢ م بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ قف وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ط اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ط قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْۤءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ (الانعام:19)

ان سے پوچھو کہ سب سے بڑھ کر (قرینِ انصاف) کس کی شہادت ہے کہہ دو کہ اللہ ہی مجھ میں اور تم میں گواہ ہے اور یہ قرآن مجھ پر اس لیے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعے سے تم کو اور جس شخص تک وہ پہنچ سکے آگاہ کر دوں۔ کیا تم لوگ اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں۔ (اے محمدؐ) کہہ دو کہ میں تو (ایسی) شہادت نہیں دیتا۔ کہہ دو کہ صرف وہی ایک معبود ہے اور جن کو تم لوگ شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔

لطیفہ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی تو اس کی طرف بھیجے جاتے ہیں جن پر احکام تکلیفی آتے ہیں اور جانور، اینٹ، پتھر وغیرہ۔ اس طرح ملائکہ پر احکام نماز، روزہ وغیرہ ہے ہی نہیں کہا تا کہ حضور علیہ السلام ان کے نبی ہوں اور ڈرانا عذاب سے ہوتا ہے اور عذاب جمادات اور ملائکہ کو ہے ہی نہیں۔

جواب یہ کہ احکام الٰہی سب مخلوق کے لیے ہیں، مگر ہر ایک نوعیت کے علیحدہ سب

کے یکساں نہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ بروز قیامت بے سینگ والے جانور کا بدلہ سینگ والے جانور سے ہی کروایا جائے گا پھران کو مٹی بنا دیا جائے گا جس سے معلوم ہوا کہ ظلم کرنا جانوروں پر بھی حرام ہے ورنا بدلا کیسا! مگر ان کے احکام اور سزا کی نوعیت اور ہے ان پر نماز روزہ وغیرہ فرض نہیں اس طرح ان کے آپس کے مقدمہ قاضی کے یہاں پیش نہ ہوسکے جن احکام کے لائق ہیں وہ ادا کریں گے۔

اس طرح گھاس درخت وغیرہ عبادت الٰہی کرتے ہیں۔ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ معلوم ہوا کہ ہر گھاس اور درخت تسبیح ہی کرتے ہیں اس لیے ان کی برکت سے میت کا عذاب قبر میں کم ہوتا ہے۔ اس طرح پتھر اور پہاڑ میں بھی فرق ہیں اور احساس ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''اُحد'' ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم ''اُحد'' سے، حنانہ ستون حضور علیہ السلام کے فراق میں رویا احد پہاڑ پر بھی حضور علیہ السلام مع صدیق و فاروق و عثمانؓ تشریف لے گئے تو وہ ہلنے لگا غرض کہ سب کو احساس ہے حضور علیہ السلام کو پہچانتے ہیں اس طرح جہنم میں بعض پتھر بھی جائیں گے غرضیکہ حضور علیہ السلام سب کے لیے نبی ہیں اور اور ہر ایک قوم حضور علیہ السلام سے اپنے اپنے متعلق احکام حاصل کرتی جنات نے حضور علیہ السلام کی بیعت کی اور عرض کیا کہ یا حبیب اللہ آپ اپنی امت کو منع فرما دیں کہ ہڈی اور گوبر سے استنجا نہ کریں کیونکہ اس میں ہمارا رزق ہے اس طرح ملائکہ کو بھی حضور علیہ السلام سے فیض پہنچا۔ ہم کچھ تذکرہ اس کا رحمۃ للعلمین میں کر چکے۔ ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام سب کے نبی ہیں اور ہر مخلوق کی حیثیت کے مطابق احکام اور سزائیں ہیں۔

اقبال اور قادیانیت

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

7 ستمبر کا دن پاکستان کی تاریخ کا اہم ترین دن ہے۔ اس دن 1974ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرر دیا۔ جب مئی 1974ء میں ملک بھر میں قادیانی مخالف تحریک زور پکڑ گئی تو حکومت نے فیصلہ کیا کہ قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی میں تفصیلی مباحث کروا کر اس کے بارے میں حتمی فیصلہ کیا جائے۔ قومی اسمبلی میں اس وقت قادیانیوں کے خلیفہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے مرزا ناصر کو اپنے دفاع کا موقع دیا گیا۔ تین ماہ تک 21 پارلیمانی دن پر مباحثہ جاری رہا۔ اس دوران 13 دن قادیانیوں کے لاہوری گروپ نے لیے۔ مرزا ناصر قادیانیت کے دفاع کے لیے خود قومی اسمبلی آیا۔ 21 دن کے مباحثے کے بعد قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافر اور غیر مسلم قرار دے دیا۔

حکیم الامت علامہ اقبال کی فکر پاکستان کی وجہ تخلیق ہی نہیں بلکہ اس کے وجود کے لیے روح کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ علامہ کا امتیاز ہے کہ ان کی نظر ہر اس فتنے پر تھی جو ملت اسلامیہ کے وجود کے لیے مستقبل میں مہلک ہو سکتا تھا۔ چاہے وہ فتنہ وطنیت تھا یا قادیانیت۔ علامہ قادیانی مسئلہ کو اس کے قومی، سیاسی و دینی مضمرات کے باعث مسلمانوں کے لیے زہر ہلال تصور کرتے تھے۔ قادیانیوں کے ملت دشمن عزائم اس وقت زیادہ کھل کر سامنے آ گئے جب علامہ نے 20 جون 1933ء کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دیتے وقت یہ بیان دیا کہ بدقسمتی سے کمیٹی میں کچھ ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو اپنے مذہبی فرقے (قادیان) کے امیر کے سوا کسی دوسرے کا اتباع کرنا سرے سے گناہ سمجھتے ہیں۔

بعد ازاں 3 مئی 1935ء کو علامہ نے یہ بیان جاری کیا کہ قادیانیوں اور جمہور مسلمانوں کے نزاع نے جو مسئلہ پیدا کیا ہے وہ نہایت اہم ہے اور ہندوستان نے اس کی

اہمیت کو حال ہی میں محسوس کرنا شروع کیا ہے۔ میرا ارادہ تھا کہ ایک کھلے خط کے ذریعے انگریز قوم کو اس مسئلہ کی معاشرتی اور سیاسی الجھنوں سے آگاہ کروں، لیکن افسوس میری صحت نے ساتھ نہ دیا۔ البتہ فی الوقت اس مسئلے کے متعلق جو میرے نزدیک ہندی مسلمانوں کی پوری زندگی کو متاثر کرتا ہے میں کچھ ضرور کہوں گا۔

علامہ دیگر اسلام مخالف تحریکوں کی نسبت قادیانیت کو زیادہ مہلک تصور کرتے تھے۔ علامہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک بہائیت قادیانیت کی نسبت کہیں زیادہ مخلص ہے۔ کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے لیکن موخرالذکر یعنی قادیانیت اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے مگر باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لیے انتہائی مہلک ہے۔ اس کا حاسد خدا کا تصور جس کے پاس مخالفین کے لیے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہیں اور نبی سے متعلق نجومی کا تخیل اور روح مسیح کے لیے تسلسل کا عقیدہ، یہ سب اس قدر یہودیانہ ہیں کہ اس تحریک کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ یہ ابتدائی یہودیت کی طرف رجوع کر رہی ہے۔

جب روزنامہ سٹیٹس مین دہلی نے قادیانیت سے متعلق علامہ کے بیان پر جو اس اخبار میں شائع ہوا تھا اپنے ایک اداریے میں تنقید کی تو اس کے جواب میں علامہ نے 10 جون 1935ء کو مدیر کو ایک خط لکھا کہ قادیانیوں کی علیحدگی پسندانہ پالیسی کے پیش نظر جو اپنی متحارب نبوت کی اساس پر انہوں نے مذہبی و معاشرتی معاملات میں اختیار کی ہے اور اس طرح مسلمانوں کے جذبات میں اشتعال پیدا کیا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کی طرف سے کسی رسمی مطالبے یا تحریک کے بغیر از خود قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے کوئی موثر انتظامی اقدام کرے۔ میرے اس احساس کو حکومت کے سکھوں سے متعلق رویے سے اور بھی تقویت ملی کہ 1919ء تک سکھوں کو آئینی طور الگ سیاسی یونٹ نہیں مانا جاتا تھا۔ لیکن بعد ازاں سکھوں کے کسی رسمی مطالبے کے بغیر انہیں علیحدہ جماعت سمجھا جانے لگا حالانکہ لاہور ہائی کورٹ

CamScanner

کے فیصلے کے مطابق سکھ ہندو ہیں۔

علامہ قادیانی جماعت کے بارے میں اس انتہائی موقف پر کیوں پہنچے؟ قادیانی ہفت روزہ سن رائز کے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے علامہ نے فرمایا کہ

''میں ذاتی طور پر اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا جب ایک نئی نبوت سے متعلق بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ اس کے بعد میرے شکوک وشبہات بیزاری سے بغاوت کی حد تک پہنچ گئے جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خود مرزا قادیانی نے اپنے نبی ہونے تک کا سفر بتدریج طے کیا۔ مرزا قادیانی نے 1891ء میں مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا۔ 1901ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ 1904ء میں کرشن ہونے کا دعویٰ کیا۔ 25 مئی 1908ء کو بعد عشاء لاہور میں اسہال کا شکار ہو کر 26 مئی کو اس جہان سے رخصت اور 27 مئی کو قادیان میں دفن ہوا۔ یہ سارا زمانہ مسلمانوں کی ابتلائی، سیاسی شکست و ریخت اور استعمار سے نبردآزما ہونے کا زمانہ تھا جب مرزا صاحب مسلمانوں کو ترک جہاد اور انگریز سے وفاداری کا 'الہامی درس' دے رہے تھے۔''

علامہ نے قادیانیوں کے بارے میں پنڈت نہرو کے تین مقالوں کے جواب میں جو ماڈرن ریویو کلکتہ میں شائع ہوئے تھے، 'اسلام اور احمدیت' شائع کروایا۔ اس میں علامہ نے لکھا کہ ختم نبوت کا بالکل سادہ مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جنہوں نے اپنے پیروؤں کو ایک قابل عمل قانون عطا کر کے آزاد کر دیا جو انسانی ضمیر کی گہرائیوں سے ظہور پذیر ہو رہا ہے، کسی دوسری انسانی ہستی کے سامنے روحانی اعتبار سے سرِ تسلیم خم نہ کیا جائے۔ دینی نقطہ نگاہ سے اس اصول کا مطلب یہ ہے:

”جس عمرانی و سیاسی نظام کو اسلام کہا جاتا ہے وہ کامل و مکمل اور ابدی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا الہام ممکن ہی نہیں جس سے انکار باعث کفر ہو۔ جو شخص بھی ایسے الہام کا دعویٰ کرے گا وہ اسلام سے غداری کا مرتکب ہوگا۔“

اس مضمون میں قادیانیت کے مذہبی اور سیاسی مضمرات کا ذکر کرتے ہوئے علامہ نے فرمایا کہ اسلام کے مذہبی فکر کی تاریخ میں احمدیت کا کردار ہندوستان میں موجودہ سیاسی غلامی کو الہامی بنیادیں فراہم کرنا ہے۔ جب اس مضمون پر پنڈت جواہر لال نہرو کا ردعمل آیا تو 21 جون 1936ء کو علامہ نے پنڈت نہرو کو خط میں لکھا:

”میرا مقالہ اسلام اور ہندوستان کے لیے بہترین خواہشات کا مظہر ہے۔ میرے ذہن میں اس سے متعلق کوئی ابہام نہیں کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔“

الغرض نظم و نثر میں علامہ نے فتنہ قادیانیت کے رَدّ کے لیے وہ استدلال فراہم کیا جس نے اس فتنہ کے تار و پود بکھیر دیے اور اہل علم کے سامنے اس کے کذب و دجل اور تحریف و ضلالت کو واضح کر دیا علامہ نے فرمایا:

اے کہ بعد از تو نبوت شد بہر مفہوم شرک
بزم را روشن زِنور شمع عرفان کردہ ای
فیض تو دشت عرب را مطمح انظار ساخت
خاک ایں ویرانہ را گلشن بداماں کردہ ای

ترجمہ: آپ ؐ کے بعد دعویٰ نبوت ہر لحاظ اور ہر مفہوم سے شرک ہے اور آپ ہی نے محفل ہستی کو معرفت کی شمع سے نورانی کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیض نے عرب کے ریگستانوں کو نگاہوں کا مرکز بنا دیا اور اس ویرانے کی خاک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کی برکت سے سراپا گلشن ہے۔

مرزا غلام قادیانی بدکردار انسان تھا

ڈاکٹر فیض احمد چشتی

محترم قارئینِ کرام : اسلامی تعلیمات مقدسہ میں نہ صرف زنا بلکہ اسباب زنا جیسے ''غیر محرم کو چھونا، خلوت کرنا اور بدنظری'' کرنا وغیرہ کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے لیکن متنبی قادیان نے ان تمام اسلامی حدود کو توڑتے ہوئے اپنی خدمت کے لئے مختلف عورتوں کو مقرر کیا ہوا تھا چند عورتیں جورات میں مرزا قادیانی کی خدمت پر مامور تھیں مندرجہ ذیل ہیں:

اہلیہ محمد دین و بابو شاہ دین قادیانی : ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود کی رات کی خدمت میں، میں (رسول بی بی) منشیانی اہلیہ محمد دین اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔ (۱)

مائی بھانو

ایک رات خوب سردی پڑتی تھی مائی بھانو لحاف کے اوپر سے حضرت صاحب کو دباتی تھیں اسے پتہ ہی نہ چلا کہ وہ ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی دبا رہی ہے۔ (۲)

زینت

ڈاکٹر عبدالستار قادیانی نے بیان کیا کہ میری لڑکی زینت تین ماہ کے قریب حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کی خدمت میں رہی بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ اسے پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی آپ کئی دفعہ اپنا تبرک بھی اسے دیتے تھے (بہت خوب جب فائدہ لینا ہے تو بدلہ تو دینا ہی ہے ناقل) (۳)

ڈاکٹرنی

ڈاکٹر نور محمد قادیانی لاہوری کی ایک بیوی ڈاکٹرنی کے نام سے مشہور تھی وہ مدتوں قادیان آکر حضور کے مکان میں رہتی اور حضور کی خدمت کرتی تھی اس کے مرنے کے

بعد مرزا صاحب نے اس کا دوپٹہ اپنے کمرے کی کھڑکی کی سلاخ سے بندھوادیا۔ (۴)

مرزا قادیانی کی انہی حرکات کو دیکھتے ہوئے قادیان کے مفتی سے کسی نے سوال کیا کہ: حضرت اقدس (مرزا قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟ تو قادیان کے مفتی حکیم فضل دین قادیانی نے جواباً لکھا کہ: وہ نبی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے (یعنی تم بھی برکت کے حصول کے لئے اپنی عورتیں بھیجو.........ناقل)۔ (۵)

قارئین کرام ایک لمحہ کے لئے اگر قادیان کے مرزائی مفتی کی اس بات کو تسلیم بھی کرلیں تو بھی ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا قادیانی ذریت میں خدمت کے لئے مرد موجود نہ تھے جو مرزا قادیانی کی خدمت کرسکتے یہ عورتوں سے خدمت کروانا اور پھر خدمت بھی جسمانی طرفہ یہ کہ رات کی خلوت میں چہ معنی دارد۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں کسی غیر محرم سے مَس کرنا تو درکنار خلوت کرنا بھی منع ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: الا لا رجل عند امراۃ طیب الا ان یکون ناکح او ذا محرم (۶)

خبردار کوئی مرد بھی کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے مگر یہ کہ وہ نکاح کرنے والا ہو یا محرم۔

جبکہ مرزا قادیانی سے یہ عورتیں اس قدر بے تکلف تھیں کہ اس کے سامنے برہنہ ہونے میں بھی کوئی شرم محسوس نہ کرتی تھیں چنانچہ مرزا قادیانی کے مرید خاص مفتی صادق نے لکھا ہے کہ: حضرت مرزا صاحب کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی عورت تھی ایک مرتبہ وہ کپڑے اتار کر مرزا قادیانی کے کمرے میں نہانے لگی حالانکہ مرزا صاحب کمرے میں موجود تھے۔ (۷)

مرزا قادیانی کا ایک اور مرید خاص سراج الحق ایک واقعہ نقل کرتا ہے کہ: ایک عورت مرزا صاحب کے کمرے میں ننگی نہائی پھر اٹھ کر کبڑی کبڑی ٹیڑھی ٹیڑھی جا کر مرزا قادیانی کے پاس سے کپڑے اٹھالائی۔ (۸)

اس کے علاوہ بھی مرزا قادیانی کی زندگی میں وہ تمام رنگینیاں اور عیب موجود تھے جو کسی آوارہ، بازاری اور بدکردار شخص میں پائے جاتے ہیں چند عادات ملاحظہ فرمائیں:

شرابی

مرزا قادیانی شراب بھی پیا کرتا تھا اپنے مرید حکیم محمد حسین قادیانی کو ایک خط میں لکھتا ہے: مجی اخویم محمد حسین السلام علیکم ورحمتہ للہ و برکاتہ۔ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے آپ اشیائے خریدنی خود خریدیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خریدیں مگر ٹانک وائن چاہئے اس کا لحاظ رہے باقی خیریت ہے۔(۹)

قارئین کرام! ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولائیت سے سربند بوتلوں میں آتی تھی اور اس زمانے میں اس کی قیمت ساڑھے پانچ روپے تھی۔(۱۰)

مرزا قادیانی جس تاکید سے حکیم حسین کو ٹانک وائن کے خریدنے کا پابند کر رہا ہے کیا یہ مرزا قادیانی کے عادی شرابی اور تجربہ کار ہونے پر دلیل نہیں؟

افیمی نشئی

مرزا قادیانی کو افیون کے استعمال کی بھی عادت تھی چنانچہ مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے: حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق بنائی اور اس کا ایک بڑا اجزا افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول حکیم نور الدین کو مسیح موعود چھ ماہ سے زائد عرصہ تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔(۱۱)

تماش بین

مرزا قادیانی کو تھیٹر دیکھنے کا شوق بھی تھا جس کو مختلف حیلے بہانوں سے پورا کرتا تھا۔ مرزا قادیانی کا نام نہاد صحابی مفتی محمد صادق اپنا واقعہ بیان کرتا ہے کہ: ایک شب

دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشا ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا، صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت مسیح موعود کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات کو تھیٹر چلے گئے تھے، حضرت مسیح موعود نے فرمایا ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔ (۱۲)

اس دین کے کیا کہنے جس کا نبی بھی تھیٹر میں اور صحابی بھی۔

غلیظ شاعر

مرزا قادیانی پر شاعری کا بھوت بھی سوار تھا لیکن اس کی طبیعت کے عین مطابق اس کی شاعری بھی حیا سوز اور فحاشی کا مرکز تھی۔ مرزا قادیانی کے عارفانہ کلام میں سے چند اشعار پیش خدمت ہیں:

چھپکے چھپکے حرام کروانا آریوں کا حصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط یار کی اس آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی ہے زنا لیکن پاک دامن ابھی بے چاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں جس کو دیکھو وہی شکاری ہے

مرزائی امت کو چاہیئے کہ صبح سویرے نہار منہ گھر کی مستورات کو جمع کر کے اپنے نبی کا یہ عارفانہ کلام پڑھ کر سنایا کریں۔

لٹیرا:

مرزا قادیانی کی ساری جدوجہد حصول مال و زر کے لئے تھی جس کے لئے مختلف دینی خدمات کے بہانے لوگوں سے مال بٹورنا مرزا قادیانی کا خاص مشغلہ تھا۔ حتی کہ دعا کروانے کے عوض بھی بھاری بھاری رقوم کا مطالبہ کرتا تھا۔ مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے ایسا ہی ایک واقعہ نقل کرتا ہے۔

CamScanner

پٹیالہ کے ایک رئیس کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا مرزا صاحب کے خواص سے دعا کی سفارش کروائی گئی ان کو جواب دیا کہ محض رسمی طور پر ہاتھ اٹھا دینے سے دعا نہیں ہوتی دو باتیں ضروری ہیں گہرا تعلق ہو یا دینی خدمت، رئیس سے کہو ایک لاکھ روپیہ دے تو پھر ہم دعا کریں گے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور لڑکا دے گا۔ (۱۳)

قارئین کرام! دوا فروش تو آپ نے بہت دیکھتے ہوں گے لیکن یہ دعا فروش پہلی مرتبہ دیکھ رہے ہوں گے۔

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی عفت و پاکدامنی پر چند واقعات نقل کئے ہیں جن سے مرزا قادیانی کے تقدس کا خوب اندازہ ہوسکتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ سیرت المہدی جلد سوم ص ۲۱۳، طبع اول
۲۔ ملخصاً سیرت المہدی جلد سوم ص ۲۱۰ طبع اول
۳۔ ملخصاً سیرت المہدی جلد سوم، ص ۲۷۲
۴۔ ملخصاً سیرت المہدی جلد سوم ص ۱۲۶
۵۔ اخبار الحکم، جلد ۱۱، نمبر ۱۳، مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۷
۶۔ مسلم ج ۲، ص ۲۱۵
۷۔ ذکر حبیب، ص ۳۸
۸۔ تذکرۃ المہدی، ص ۳۵۵
۹۔ خطوط امام بنام غلام، ص ۵
۱۰۔ سودائے مرزا ص ۳۹ حاشیہ
۱۱۔ اخبار الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء
۱۲۔ ذکر حبیب، ص ۱۸
۱۳۔ سیرت المہدی، ج اوّل، ص ۲۵۷

CamScanner

شخصیات چکوال

خادم قرآن کریم، ماسٹر دلاور خان مغل

عابد حسین شاہ پیرزادہ

چودہ صدیاں قبل آخری آسمانی کتاب قرآن کریم کے نزول اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے دور سے ہی کتاب اللہ کی ہر پہلو سے خدمت وکتابت کا مبارک عمل جاری ہے۔ اور اسلام کی روشنی جوں جوں پھیلتی گئی، قرآن مجید نیز اسلامی موضوعات کی کتب کی کتابت واشاعت بھی وسیع تر ہوتی گئی۔ چنانچہ پیشہ ور کاتبین، شوقیہ وحصول ثواب و برکت کے ارادہ سے کتابت کرنے والوں نیز علماء مشائخ نے بلا امتیاز مرد وعورت کتابت و خطاطی کے ذریعے قرآن کریم کو اجاگر و مزین کرنے میں کمال کے اعلیٰ درجہ تک پہنچایا، جس کی انسانی تاریخ میں دوسری کوئی مثال نہیں ملتی۔ آج کے ترقی یافتہ دَور میں بھی دنیا بھر میں عربی کتب کے لاکھوں قلمی نسخے محفوظ ہیں جن میں سب سے زیادہ تعداد ''قرآن مجید'' پھر درود وسلام کی مشہور کتاب ''دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلاۃ علی النبی المختار ﷺ'' کی ہے اور یہ بھی لاکھوں میں ہیں۔ اور قرآن مجید کی مختلف ادوار میں کتابت کرنے والوں میں شیخ ملا علی بن سلطان قاری حنفی (وفات ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء) جیسے اکابر علماء کے نام ہیں جو مکہ مکرمہ کے اہم عالم اور کثیر التصانیف شخصیت تھے نیز مؤرخین نے انہیں مجدد دین اسلام میں شمار کیا ہے، ان کا کتابت کردہ قرآن مجید عرب دنیا کی عظیم لائبریری دارالکتب المصریۃ قاہرہ میں محفوظ ہے۔ ضلع چکوال کی بات کی جائے تو بہاء الدین ذکریا لائبریری چکوال میں قرآن کریم کے دو قدیم قلمی نسخے محفوظ ہیں۔

پرنٹنگ پریس کی ایجاد ہوئی تو قرآن مجید پہلی بار تقریباً ۱۵۳۰ء میں اٹلی کے شہر بندقیہ میں چھاپا گیا۔ پھر ۱۶۹۴ء میں جرمنی کے شہر ہمبرگ، اور ۱۷۸۷ء میں روسی شہر سینٹ پیٹر برگ میں اشاعت ہوئی۔ خطہ پاک وہند سے قرآن مجید کی طباعت کا آغاز

کب ہوا یہ معلومات دست یاب نہیں البتہ ۱۸۵۶ء میں ہندوستان سے مطبوعہ قرآن مجید کے متعلق معلومات سامنے آ چکی ہیں۔ جبکہ علامہ مختار احمد ندوی (وفات ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء) کے بقول خطہ ہند پر عربی زبان میں پہلی کتاب ۱۲۰۱ء میں کلکتہ سے چھپی۔ الغرض پرنٹنگ پریس، ٹائپ رائٹر، مائکروفلم، کیمرہ وفوٹوسٹیٹ مشین پھر کمپیوٹر نیز چپ کی ایجاد فروغ کے بعد کتابت کی ضرورت بتدریج کم ہوتی چلی گئی۔ لیکن شائقین واردات مند اُسے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع چکوال میں دور حاضر میں قرآن مجید کی شوقیہ کتابت کرنے والوں میں علامہ پیر خالد محمود شاہ (وفات ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۱۵ء) کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ یہ خاندان چکوال کے تاریخی قصبہ بھون میں مقیم رہا اور یہیں پر اس خاتون نے اگست ۲۰۰۱ء تا ۱۶ فروری ۲۰۰۲ تقریباً چھ ماہ میں قرآن مجید کی کتابت مکمل کی۔ یہ قلمی نسخہ انہی کے ہاں موضوع پیر بُھچر نزد دینہ ضلع جہلم میں محفوظ ہے۔ اور چکوال سے مشرقی جانب تقریباً دو کلومیٹر فاصلہ پر گاؤں جبیر پور کی ایک اور خاتون نے بھی چند برس قبل قرآن مجید مکمل کی کتابت کی سعادت حاصل کی۔ ادھر چکوال شہر میں ماسٹر دلاور خان مغل اسی ذوق وشوق میں مگن ہیں جن کا تعارف آئندہ سطور میں پیش ہے۔

استاد دلاور خان مغل ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۹ء میں چکوال کے تاریخی وسیاحتی شہر کلر کہار کے مشرق میں واقع گاؤں چک مصری میں فضل کریم مرحوم کے گھر پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج بوچھال کلاں سے ایف اے پھر پنجاب یونیورسٹی سے پنجابی زبان میں ایم اے نیز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے انگریزی میں ایم ایڈ، تمام امتحانات اعلیٰ درجہ میں پاس کیے۔ دینی تعلیم گھر نیز گاؤں کی مسجد میں پائی۔ پیران کھارا شریف سے گہرا تعلق واردات ہے۔ ۱۹۷۲ء میں چکوال شہر منتقل ہوئے اور ۱۹۷۸ میں بسلسلہ ملازمت سلطنت عمان کی راہ لی جہاں اڑھائی برس قیام کیا۔ ۱۹۸۳ء میں محکمہ تعلیم حکومت پنجاب میں استاذ ہوئے اور ۲۰۰۹ء تک ضلع چکوال کے ہی مختلف مقامات پر علم کی نعمت طلباء تک پہنچاتے

رہے اور پینشن یاب ہوئے۔

ماسٹر دلاور خان نے ۱۹۷۴ء میں کتابت کا مشغلہ اپنایا۔ سلطنت عمان میں مقیم تھے تو فرصت کے لمحات میں قرآن مجید کی بعض آیات لکھ کر شاہی محل لے گئے اور سلطان قابوس بن سعید (وفات ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۲۰ء) کے سیکرٹری کو پیش کیں جس پر پندرہ ہزار انعام دیا گیا۔ وطن آئے تو مختلف اوقات میں بعض آیات اور سورتیں لکھتے رہے جن میں سورۃ التغابن، الرحمن، یٰسین کے علاوہ آیت الکرسی، آیت کریمہ شامل ہیں۔ نیز چند سورتوں کے دو تین چارٹ تیار کیے جو چار ہزار کی تعداد میں چھپوا کر احباب میں تقسیم کیے۔ پھر مکمل قرآن مجید کی کتابت کا عزم کیا اور ڈیڑھ برس میں تکمیل کی۔ اس پر اپریل ۱۹۹۱ء کو ایوان صدر اسلام آباد میں صدر پاکستان غلام اسحاق خان کے نمائندہ سیکرٹری نے دس ہزار روپے انعام پیش کیا۔

ماسٹر دلاور خان مغل اب تک مکمل قرآن کریم چار بار کتابت کر چکے ہیں۔ پہلا نسخہ برطانیہ میں مقیم ایک قدرداں کو عنایت کیا۔ دوسرا استارہ مسجد واہ کینٹ کے امام کے ذوق کی نذر کیا اور تیسرا ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر چکوال نسیم صدیقی سکنہ ٹیکسلا کو تحفۃً پیش کیا اور چوتھا نسخہ جو حال ہی میں مکمل کیا وہ اپنے بڑے بیٹے شہباز دلاور کے سپرد کیا۔ ماسٹر دلاور خان کا گھر بھون روڈ چکوال پر انوار آباد سٹاپ کے مغربی جانب واقع ہے۔ جہاں محلہ کی مسجد محمدی کے امام و خطیب مولانا حافظ مقصود احمد اور چکوال میں تحفیظ القرآن کریم کے قدیم مدرسہ مسجد پیر شہانی کے صدر مدرس حافظ محمد منیر چشتی میروی نے مختلف اوقات میں ان نسخوں کی تصحیح انجام دی۔

قرآن کریم کی اس نوع کی خدمت کے ساتھ ماسٹر دلاور خان مغل نے نعت اور درود و سلام کی جانب توجہ مرکوز رکھی۔ اور عرب و عجم میں مشہور نعتیہ قصیدہ بردہ جس کا اصل نام ''الکوکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وسلم'' اور امام شرف الدین محمد بن سعید بوصیری مصری (وفات ۶۹۶ھ/ ۱۲۹۶ء) کی تالیف ہے۔ اس کا عربی متن اور اردو نثر میں

CS CamScanner

ترجمہ ۴۲ صفحات پر کتابت کر کے اس کی متعدد فوٹو سٹیٹ نقول تیار کرا کے احباب میں تقسیم کیں۔ علاوہ ازیں اسلامی یونیورسٹی بہاولپور کے وائس چانسلر صاحب کتاب ''تفسیر فیوض القرآن'' پروفیسر ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی (وفات ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء) نے درود تاج کا ترجمہ کیا تھا جو بارہا شائع ہوا۔ ماسٹر دلاور خان نے ذوق کے پیش نظر درود تاج کا عربی متن اور اس کے ساتھ ترجمہ بلگرامی کی چارٹ کی شکل میں کتاب ۳ ستمبر ۲۰۲۰ء کو مکمل کی اور یہ بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال کو بطور تحفہ عطا کیا۔

درود و سلام کی مقبول زمانہ کتاب ''دلائل الخیرات'' جو امام ابوعبداللہ محمد بن سلیمان جزولی مالکی شاذلی مراکشی (وفات ۸۷۰ھ/۱۴۶۵ء) کی تالیف ہے اور اہل چکوال کا اس کتاب سے لگاؤ استوار چلا آ رہا ہے، جسے ماسٹر دلاور خان مغل نے اپنے ذوق کے مطابق آگے بڑھایا۔ چنانچہ تیرہویں صدی ہجری کے آخری برسوں کا واقعہ ہے کہ چشتی نظامی خانقاہ بمقام سیال ضلع سرگودھا کے سرتاج حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی (وفات ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء) کے فرزند خواجہ محمد الدین سیالوی (وفات ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء) والد گرامی کی اجازت و ایماء سے 1291ھ میں سالکان راہ حقیقت و طالبان گوہر معرفت کی راہنمائی اور آسانی کے لیے دلائل الخیرات اور وظائف کا ایک مجموعہ ترتیب دیا جس کی تصحیح و طباعت کا نام اپنے والد گرامی کے خلیفہ مولانا احمد الدین بن مولانا غلام حسین چشتی سیالوی (وفات 1347ھ/1929ء) چکوال شہر کے باشندہ تھے اور آج کے تھانہ سٹی چکوال کی مشرقی دیوار کے بیرونی جانب پانی کی دیوہیکل ٹینکی کے ساتھ آپ کی قبر واقع ہے۔

مولانا احمد الدین چکوالی نے دلائل الخیرات و وظائف کے اس مجموعہ کو بکمال صحت بغیر اردو ترجمہ طبع کرایا۔ بعد میں اس کے جو ایڈیشن شائع ہوئے وہ اگرچہ مترجم تھے لیکن عربی متن اغلاط سے بھرا ہوا اور اردو ترجمہ بھی ادق تھا۔ چنانچہ ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء میں چشتی خانقاہ بھیرہ کے سجادہ نشین مولانا پیر محمد کرم شاہ ازہری (وفات ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء) نے اس مجموعہ کا پھر سے ترجمہ کیا اور متن کی تصحیح انجام دی نیز قارئین کے فائدہ کے لیے چند چیزوں کا اضافہ کر کے شائع کرایا۔ ماسٹر دلاور خان نے پیر صاحب ازہری کے اس مجموعہ

CS CamScanner

کے محض عربی متن کو بکمال ذوق وشوق نقل کیا جس کے صفحہ اول پر مندرجہ ذیل عبارت درج ہے: ''احقر بندہ دلاور خان ولد فضل کریم مرحوم سکنہ محلّہ سرگوجرہ چکوال شہر نے حصول اجرو ثواب اور شوق کے پیش نظر قرآن پاک کی چار جلدیں، قصیدہ بردہ شریف، درود تاج، سینکڑوں آیات قرآنی اور سورتوں کی کتابت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہ تمام کام صرف رضائے الٰہی کی خاطر کیا ہے۔ اس میں دنیاوی طمع ولالچ ہرگز نہیں ہے۔ اب ''مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات شریف'' کی ۱۴۴۲ھ/۲۰۲۱ء میں کتابت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ مجموعہ مولانا پیر محمد کرم شاہ چشتی ازہریؒ نے مرتب کیا تھا نیز اردو ترجمہ اور پڑھنے کا طریقہ درج کیا۔ جو مندرجہ نام سے متن وترجمہ کے ساتھ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور نے اکتوبر ۲۰۱۷ء میں ۴۴۸ صفحات پر شائع کیا۔ میں نے اسی اشاعت کی محض عربی عبارات اور متون کو یہاں نقل وکتابت کیا اور فہرست نئے سرے سے تیار کی ہے، الحمدللہ۔ آپ کی دعاؤں کا طلب گار، دلاور خان مغل''۔

اور اس کے سرورق پر جلی قلم سے یہ عبارت قلم بند کی۔ ''قلمی مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات شریف۔ منقول از نسخہ حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب چشتی نظامی بھیرہ ضلع سرگودھا۔ بہ قلم دلاور خان مغل سرگوجرہ شرقی چکوال۔''

ماسٹر دلاور خان مغل نے دلائل الخیرات شریف اور وظائف مشائخ چشت کا یہ اصل قلمی نسخہ ۸ محرم ۱۴۴۳ھ بمطابق ۱۷راگست ۲۰۲۱ء کو بہاء الدین زکریا لائبریری (وقف) چکوال کو بطور تحفہ پیش کیا۔ حضرت پیر انور حسین شاہ نقشبندی چشتی (وفات ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء) کی ۱۹۸۵ء میں قائم کردہ اس لائبریری میں درود وسلام اور دلائل الخیرات کے لیے خاص گوشہ تشکیل دیا گیا ہے جس میں دلائل الخیرات کے اسلامی دنیا سے شائع شدہ چالیس سے زائد نسخے محفوظ ہیں۔ اب ماسٹر دلاور خان مغل صاحب کے ذوق وسعی سے اس گوشہ میں گراں قدر قلمی نسخہ کا خوش گوار اضافہ ہوا۔ ماسٹر دلاور خان کی عمر ستر برس سے تجاوز کر چکی لیکن بڑھتی عمر اور بینائی کے بتدریج ضعف سے قطع نظر اپنا یہ مبارک مشغلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

❁❁❁

فتح رحمانی بہ دفع کید کادیانی

"کتابیاتِ ختم نبوت" سے سلسلہ وار

مصنف : علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : 38 (اُردو)

سن تصنیف : 1896ء / 1314ھ

علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب مرزا قادیانی کے اشتہاروں کے جواب میں معمول کی ایک تصنیف ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے ایک معرکۃ الآراء جھوٹ نے اس کتاب کو ہمارے اور قادیانیوں کے درمیان معرکۃ الآراء کتاب بنا دیا ہے۔

وجہ تصنیف

''براہین احمدیہ'' کے بعد اشتہارات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مناظرہ اور مباہلہ کا سلسلہ چلتا رہا لیکن مرزا قادیانی اور قادیانی نواز بھاگتے رہے۔ تفصیل میں جاؤں گا تو بہت دور چلا جاؤں گا طوالت سے جان چھڑاتے ہوئے صرف اس کتاب کو لکھنے کی مختصر وجہ عرض کرتا ہوں اگر چہ اس بات کے پس منظر میں بہت کچھ ہے جو پڑھنا چاہے وہ ''فتح رحمانی'' کا مطالعہ کرے۔ علامہ قصوری لکھتے ہیں:

الغرض رمضان المبارک کے اخیر عشرہ کے اخیر بحالتِ اعتکاف فقیر ایک چار ورقہ اشتہار مطبوعہ زنگاری پریس لدھیانہ منجانب مرزا حکیم رحمت اللہ (یہ رحمت اللہ نہ کوئی حکیم ہے اور نہ مُلّا ہے بلکہ ایک معمولی حیثیت کا بازاری جاہل، بے علم محض اُردو خواندہ ہے۔ غالباً یہ اشتہار خود مرزا قادیانی کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے جو اس کے نام سے شائع کیا گیا ہے) وہ جماعت مرزائیاں لدھیانہ معرفت مرزا افضل بیگ مختار قصور کے فقیر کو پہنچا۔ جس میں

بڑے زور وشور سے مرزا قادیانی کے بالقاء ربانی مسیح موعود ومہدی مسعود ہونے کو آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت مان کر منکرین کو بے علم مولوی وغیرہ وغیرہ ناشائستہ کلمات سے موصوف کر کے اس کی پیشانی پر (اشتہارات صداقت آثار) لکھا ہے اور فی الواقع بتقلید ازالہ اوہام قادیانی کے از سرتا پا محض کذب وافتراء سے کارروائی کی ہے چونکہ اس اشتہار میں اولاً واصالتاً علمائے امرتسر ولدھیانہ مخاطب ہیں اور اس کے جواب کی ان سے درخواست کی ہے۔ اس لیے فقیر نے اس کے جواب میں تعویق کی اور کئی دوستوں کو اس کے بعضے بہتانات پر مطلع کر کے اصل واقعہ پر اطلاع دی تھی۔

اب 12 شوال 1314 ہجری میں فقیر ایک دینی کام کے انجام کو لدھیانہ میں وارد ہوا تو سنا گیا حضرات علماء لدھیانہ کی طرف سے کسی مصلحت کے واسطے اس کا جواب نہیں دیا گیا۔ اس پر غیرت دینی نے جوش دلایا کہ ان جعل سازوں اور افتراء پردازوں کا بقدر ضرورت ضرور ہی جواب شائع کرنا بلکہ مرزا قادیانی کے تین سو تیرہ حواری مندرجہ ضمیمہ رسالہ انجام آتھم کو پہنچانا لازم ہے تاکہ ان کی واقعی تکلیبت اور عجز ثابت ہو اور یہ عذر نہ رہے کہ کسی نے اس مسیح کاذب کے دلائل کو نہیں توڑا۔ واللہ ھو الھادی۔

یہ کیسی ہٹ دھرمی ہے کہ عرباً وعجماً مرزا جی کی بواقعی تردید شائع ہو رہی ہے اور مرزائی یہ کہتے جارہے ہیں کہ کسی نے ان کے دلائل توڑ کر نہیں دکھائے لیجیے۔ اب آپ کے دلائل اشتہار جو تمام دلائل کا خلاصہ ہیں اور جس کے جواب کی مرزائی کمال اصرار سے طلبگار ہیں بطور قال اقول کے توڑ کر دکھاتا ہوں اور دانشمندوں کے لیے تبصرہ بناتا ہوں اگر ہادیٔ حقیقی نے چاہا تو کوئی مرزائی بھی راہِ راست پر آجاوے گا۔ واللہ الموفق۔ (۱)

جب مرزا قادیانی مناظرہ، مباحثہ، مباہلہ اور کسی طرح بھی اصلاح کیلیے تیار نہ ہوا تو خواجہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے ''فتح رحمانی'' کے صفحہ نمبر 28 پر دعا کی۔ ملاحظہ ہو:

اَللّٰھُمَّ یا ذالجلال والاکرام یا مالک الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف ''مجمع بحار الانوار'' کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی

مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا والتجا اس فقیر قصوری کان اللہ لہ سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ (۲)

انك على كل شيء قدير وبالاجابة جدير.. (آمین)

علامہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد مرزا کے جھوٹے الہامی نے فوراً الہام ٹھونسا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اس کیساتھ مباہلہ کے نتیجہ میں مرے ہیں۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

1- مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب ''فتح رحمانی'' میں اپنے طور پر میرے ساتھ مباہلہ کیا اور یہ دعا کی کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اس کو ہلاک کر دے۔ (۳)

2- مولوی غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے۔ (۴)

3- ایسا ہی مولوی غلام دستگیر قصوری نے اس عاجز کے لیے اپنی کتاب ''فتح رحمانی'' کے صفحہ 27 میں میرے لیے بددعا کی تھی۔ آخر اس بددعا کا یہ اثر ہوا کہ وہ بہت جلد مر گیا۔ (۵)

جواب میں مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

دجال مرزا جس نے اللہ رب العالمین پر جھوٹ باندھا، اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمان انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کو جھٹلایا۔ حضرت بی بی

مریم صدیقہ علیہا السلام جن کی پاکدامنی کی گواہی اللہ کی آخری کتاب قرآنِ مجید نے دی ان پر تہمت باندھی تو اگر کذاب قادیانی اپنے مخالف (قصوری) جس کے شب وروز اس کی تردید وتکذیب میں صرف ہوتے تھے ایسے پر جھوٹ باندھے تو کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ اس کے تمام دعووں کی عمارت ہی جھوٹ اور کذب پر مبنی ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جھوٹے کا حافظہ نہیں ہوتا اس لیے اُس نے ''فتح رحمانی'' کو''فتح رحمان'' لکھا۔(۶)

چیلنج

آپ پوری کتاب ''فتح رحمانی'' چھان ماریے ایک ایک سطر کو عرق ریزی سے پڑھ لیجیے پوری کتاب میں آپ کو یہ الفاظ ''یہ دعا کی کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اُس کو ہلاک کردے'' اور یہ الفاظ ''اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے'' کہیں بھی نہیں ملیں گے۔ صبح قیامت تک مرزا غلام کی ذریت یہ الفاظ اس کتاب ''فتح رحمانی'' میں نہیں دکھا سکتی تو ثابت ہوا کہ مرزا دجّال غلام قادیانی اپنے وقت کا کذاب اعظم تھا کتاب ''فتح رحمانی'' کا وجود ہی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے دعووں کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔(۷)

مولانا اللہ وسایا رقم طراز ہیں:

منقولہ الفاظ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت البغایا اس کتاب سے قیامت کی صبح تک نہیں دکھا سکتی تو پھر اعتراف کریں کذاب اعظم مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے جھوٹ بولا تھا۔ ہے کوئی قادیانی جو غیرت کی پڑیا کھا کر مردِ میدان بنے اور مرزا قادیانی کو سچا ثابت کرنے کے لیے میدان میں قدم رکھے؟ کتاب ہم نے پیش کردی اس کتاب کا وجود ہی مرزا غلام احمد قادیانی کے کذب صریح کی بیّن دلیل ہے۔(۸)

علامہ قصوری نے جو کہا سچ ثابت ہوا

مولانا اللہ وسایا لکھتے ہیں: حالانکہ مولوی غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی دعا میں یہ کہیں

نہیں کہ جو جھوٹا ہوگا اُسے مار بلکہ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا(۹) میں قادیانیوں کی جڑ (مرکز قادیان) کو ختم کرنے کی التجاء کی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مرکز کٹ گیا ہے۔
آپ کی وفات کے بعد قادیانیوں نے اپنی روایتی کذب وافتراء کا مظاہرہ کرتے ہوئے مشہور کر دیا کہ مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ مرزا قادیانی کے ساتھ مباہلہ کے نتیجے میں ہلاک ہو گئے ہیں اور آپ کی نسل بھی آگے نہیں چل سکی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے صاحبزادے مولانا عبدالرحمن بڑے مفتی و پارسا تھے انہی کی وجہ سے آپ اپنی کنیت ابوعبدالرحمن لکھا کرتے تھے۔ مولانا عبدالرحمن کے صاحبزادے مولانا غلام ابوبکر تھے اور ان کے صاحبزادے مولانا محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ہیں۔ نیز آپ کی صاحبزادی حاجرہ بیگم مرحومہ سید مراتب علی شاہ رئیس اعظم لاہور کے والد وزیر علی شاہ کی بیوی تھیں جن کے بطن سے چار بچے سید علی اکبر، سید اصغر علی، سید صفدر علی اور سیدہ منور بیگم آج بھی بفضلِ خدا اپنی اولاد در اولاد کے ساتھ خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں۔ فقیر راقم 2014ء میں مولانا محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر ایصال ثواب کے لیے حاضر ہوا ہے۔(۱۰)

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین نے اپنی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' کے حصہ اوّل صفحہ نمبر 188 پر مولانا عبداللہ معمار کتاب محمدیہ پاکٹ بک کے حوالہ سے مرزا قادیانی کے سابق دعویٰ کے دو جوابات نقل کیے ہیں جو طوالت کے پیش نظر درج نہیں کیے جا رہے۔
''فتح رحمانی'' میں مرزا قادیانی کے دعووں کو ''قولہ'' اور اپنے جوابات کو ''اقول'' کے ساز سے مسیح کاذب کی مسیحیت کے ایسے ناطقے بند کیے ہیں جو علامہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ کا خاصہ ہیں۔

''فتح رحمانی''، مفتی محمد امین قادری کی مرتب کردہ ''عقیدہ ختم النبوۃ'' کی پہلی جلد میں موجود ہے جبکہ مولانا اللہ وسایا کی مرتب کردہ ''احتساب قادیانیت'' کی جلد نمبر 10 میں بھی شائع کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ مجاہد ختم نبوت صادق علی زاہد (ننکانہ

صاحب) کی وساطت سے احقر کے سامنے اس کتاب کے اصل نسخہ کی فوٹو کاپی ہے جس پر لکھا ہوا ہے 1315ھ مطبع احمدی۔
لودھیانہ طبع شد۔

حوالہ جات

۱۔ قصوری، غلام دستگیر، مولانا، فتح رحمانی بہ کید کادیانی ص 8-7

۲۔ سورۃ الانعام آیت: 45

۳۔ لیکچر لاہور ص 47 روحانی خزائن ج:20، ص 193

۴۔ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص 9 روحانی خزائن ج: 17 ص 45

۵۔ نزول المسیح ص 581 روحانی خزائن ج:18

۶۔ لیکچر لاہور ص 47 روحانی خزائن ج:20 ص 193) اور کہیں ''فیض رحمانی''
(چشمہ معرفت ص 3 روحانی خزائن ج:23 ص 3

۷۔ قادری، محمد امین، مفتی، عقیدہ ختم النبوۃ ج:1، ص 142

۸۔ اللہ وسایا، مولنا، چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ ج:3 ص 257

۹۔ سورۃ الانعام آیت: 45

۱۰۔ اللہ وسایا، مولانا، چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ ج:3 ص 261

CamScanner

تقدیم

تیغ غلام گیلانی برگردن قادیانی کا چوتھا ایڈیشن

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

آتے رہے انبیاء کما قیل لھم
والخاتم حقکم کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت قرآن واحادیث سے ظاہر وباہر ہے۔ مثلاً

قرآنی آیت:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

(الاحزاب:40)

''محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔'' (کنز الایمان)

دوسری آیت:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:3)

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت

پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا'' (کنزالایمان)

اور احادیث مقدسہ میں سے مشہور حدیث مبارکہ: انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ ''میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں'' سے عقیدہ ختم نبوت کی عظمت ورفعت اظہر من الشمس ہے۔

عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی عمارت کی خشت اول ہے۔ اس عقیدہ میں ذرا سی بھی لچک سے ہمارے ایمان کی عمارت قائم ودائم نہیں رہ سکتی۔ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی بالکل اسی طرح ایمان بھی عقیدہ ختم نبوت کے بغیر سلامت نہیں رہ سکتا۔ زمین اوپر جاسکتی ہے، آسمان نیچے آسکتا ہے لیکن ہمارے نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی ظلی یا بروزی کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ یہ ہمارا ایمان ہے، بلکہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی جان ہے۔ ہر دور میں جب بھی عقیدہ ختم نبوت کی مخالفت میں کوئی بدبخت دریدہ دہن سامنے آیا تو عشاق رسول ﷺ محافظین ختم نبوت بن کر سامنے آگئے اور کذابوں کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

برصغیر کے خطۂ قادیان (گورداس پور) میں 1250ھ/1835ء میں پیدا ہونے والے ازلی بدبخت مرزا غلام احمد قادیانی کے نہایت فاسد خیالات اس کی کتاب ''براہین احمدیہ'' کے ذریعے سب سے پہلے سامنے آئے، پھر مجدد، مہدی، مسیح کے دعوے کرتے کرتے بالآخر ظلی اور بروزی نبی بن بیٹھا تو علماء ومشائخ نے ہر محاذ پر اس خبیث شخص کا تعاقب کیا اور اس کا ناطقہ بند کیا۔ جہاد بالقلم کے محاذ پر اس کے خلاف برسرپیکار رہنے والوں میں علامہ مولانا قاضی غلام گیلانی شمس آبادیؒ (پ: 1285ھ/1868ء۔ م: 1348ھ/1930ء) کا نام نہایت روشن اور نمایاں ہے۔ آپ اپنے عہد کی ایک نابغۂ روزگار ہستی تھے، آپ کی ولادت شمس آباد (ضلع اٹک، پاکستان) میں ہوئی اور یہاں ہی وفات ہوئی اور شمس آباد قبرستان میں محو استراحت ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے والد گرامی علامہ قاضی نادرالدین شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی،

CamScanner

مقامی اساتذہ کرام میں سے جلالیہ کے مولانا سعدالدین رحمۃ اللہ علیہ، اور ویسہ کے مولانا سید رسول رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اکتساب فیض کیا، پھر ہندوستان میں مدرسہ عالیہ رامپور میں چلے گئے اور وہاں کے نامور اساتذہ کرام سے اکتساب فیض کیا اور یہاں سے سند فراغت لے کر اسی مدرسہ عالیہ میں تدریسی خدمات سرانجام دینے لگے، یہاں مولانا عبدالاول جون پوری رحمۃ اللہ علیہ آئے اور آپ کی تقریر سن کر بہت متاثر ہوئے، اور آپ کو بنگال میں جا کر باطل قوتوں کے خلاف جہاد بالقلم اور جہاد بالسیف کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ بنگال میں چلے گئے اور وہاں باطل فرقوں کے خلاف تقریباً تیس سال برسرپیکار رہے اور فتوحات احناف کے جھنڈے گاڑھے۔ آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خانقاہ عالیہ نقشبندیہ احمدیہ سعدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے شیخ طریقت حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے، 1321ھ/ 1904ء میں آپ حج بیت اللہ اور حاضری روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ اسی سفر سعادت میں شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو الحزب الاعظم اور دیگر اوراد و وظائف کی اجازت سے سرفراز فرمایا۔ آپ مصنف تصانیف کثیرہ تھے، مختلف موضوعات پر آپ نے اردو، فارسی، عربی اور بنگالی زبان میں پچاس سے زائد کتابیں لکھی ہیں۔ آپ راہ ورسم منزل ہا کے راہی تھے۔ احقاق حق اور ابطال باطل میں آپ کا کردار نمایاں رہا ہے۔ اس پر آپ کی تصنیفات و تالیفات شاھد و ناطق ہیں۔

حیرت ہے کہ کچھ لوگ جان بوجھ کر آپ کے عقیدہ و مسلک کو دھندلا کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں حالانکہ آپ کی کئی تصانیف کے نام ہی ایسے ہیں جن سے آپ کا عقیدہ و مسلک ظاہر و باہر ہے۔ آپ کی ایک کتاب کا نام "الفیض التام فی تقبیل الابہام" ہے۔ اس میں آپ نے سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سن کر محبت سے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے کے دلائل رقم فرمائے ہیں۔ اسی طرح آپ کی ایک کتاب "بحر الکلام فی استحباب المیلاد والقیام" ہے۔ اس کتاب کا ذکر آپ نے

خود اپنے برادر مولانا غلام ربانی شمس آبادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ (م:1365ھ/1946ء) کی شہرہ آفاق کتاب ''جامع الکلام فی بیان المیلا د والقیام'' کے تکملہ میں یوں فرمایا ہے:
الغرض قیام کے استحباب میں بہت دلائل میرے رسالہ بحر الکلام فی استحباب المیلا د والقیام میں موجود ہیں، جس کتاب پر آپ کا تکملہ موجود ہے اس میں آپ کے برادر مولانا غلام ربانی شمس آبادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تین مزید رسائل ''فوز المرام فی بیان لحادی عشر لغوث الانام'' (غوث اعظم کی گیارہویں کے بیان میں مقصد کی کامیابی)، ''الدلیل المبین فی اعراس الصالحین والعابدین'' (صالحین اور عابدین کے اعراس کی واضح دلیل) اور ''البیان فی اخذ الاجرۃ علی الاذکار وتلاوت القرآن'' (اذکار اور تلاوتِ قرآن پر اجرت لینے کے بیان میں) بھی شامل ہیں۔ ان تمام رسائل کے ناموں سے عقیدہ ومسلک اظہر من الشّمس ہے۔ مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م:1340ھ/1921ء) سے آپ کی محبت وعقیدت شہرہ آفاق ہے۔ مولانا محفوظ الرحمن رضوی رحمۃ اللہ علیہ (م:1441ھ/2021ء) سابق خطیب جامع مسجد فاروقیہ اٹک شہر کچھ عرصہ شیخ الجامعہ استاذ العلماء علامہ محب النبی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ (م:1396ھ/1976ء) کے حلقۂ درس میں رہے ہیں، آپ فرماتے ہیں:
اسی طرح ہمارے چھچھ کے مشہور عالم دین حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی غلام جیلانی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ایمان افروز واقعہ بھی حضرت شیخ الجامعہ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان فیض ترجمان سے سننے کو ملا۔

ایمان افروز واقعہ

حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی غلام جیلانی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ چند مسائل کی تحقیق وراہ نمائی کے لئے مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بریلی شریف حاضر ہوئے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ

علیہ نے اپنے کتب خانے کی چابی عطا فرما کر مطالعہ کتب اور چند روز قیام کے لیے فرمایا۔ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علامہ مولانا قاضی غلام جیلانی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے تحقیق وراہ نمائی سے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ سب مسائل حل ہو گئے ہیں اور امید سے بڑھ کر فیض ملا۔۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے تبلیغ دین سے متعلق پوچھا تو حضرت قاضی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے، افریقہ آتا جاتا ہوں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا، افریقہ میں آپ خود جاتے ہیں یا وہ لوگ آپ کو بلاتے ہیں، آپ نے جواب دیا، کہ اکثر میں خود ہی جاتا ہوں۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اب وہاں خود نہ جانا وہ لوگ آپ کو بلایا کریں گے اور ساتھ ہی اعلیٰ حضرت نے آپ کو ایک خاص وظیفہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔تو حضرت علامہ مفتی قاضی غلام جیلانی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے دیئے گئے وظیفہ کو میں نے معمول بنالیا۔ چنانچہ گھر پہنچتے ہی افریقہ سے دعوت ناموں کا ایک سیلاب امنڈ آیا اور پھر فیضانِ اعلیٰ حضرت کی برکت سے باوقار طریقے سے افریقہ آتا جاتا رہا۔۔اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کا رابطہ باضابطہ رہا۔مستفتی کی حیثیت سے فتاویٰ رضویہ میں آپ کا نام نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔

آپ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے کیسے اعلیٰ وارفع القابات وخطابات سے یاد فرماتے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں: (1) بحضور لامع النور موفور السرور قامع الشرور والفسق والفجور حضرت عالم اہل السنّۃ والجماعۃ مجدد مائۃ حاضرہ زید مجدہم بعد نیاز بے آغاز حضور نے فرمایا تھا (2) بجناب مستطاب حضرت عالم اہل سنت وجماعت مجدد مائۃ حاضرہ زید فضلہم بعد نیاز مندی عقیدت مندانہ (3) الاستفتاء فی حضرت مجدد المائۃ حاضرہ الفاضل البریلوی غوث الانام مجمع العالم الحلم والاحترام امام العلماء ومقدام الفضلاء لازال بالافادۃ والعزوالاکرام۔

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اعلیٰ

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے آپ کو جن القابات وخطابات سے نوازا گیا اس کی دو مثالیں ملاحظہ فرمائیں: (1) بملاحظہ مولینا المکرم ذالمجد والکرم والفضل الاتم مولینا مولوی قاضی غلام گیلانی صاحب اکرمہ اللہ تعالیٰ وتکرم (2) بملاحظہ شریفہ مولینا المجل ذی المجد والفضل والکرم مولانا قاضی غلام گیلانی صاحب دامت معالیہ، دونوں کے درمیان جو مراسلت رہی ہے اس سے دونوں کے آپس میں نہایت گہرے تعلقات ظاہر وباہر ہیں۔ یہی نہیں آپ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کے بعد بھی بریلی شریف حاضر ہوئے اور آپ کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کیا اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعائیہ کلمات بھی رقم فرمائے۔ مولانا محمد شہاب الدین رضوی نے ''تاریخ جماعت رضائے مصطفیٰ'' لکھی جسے اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری صاحب نے 1416ھ/ 1995ء میں رضا اکیڈمی بمبئی کے زیر اہتمام شائع فرما کر عام کیا۔ اس کتاب کے آخر میں فاضل مصنف مولانا محمد شہاب الدین رضوی نے روداد جماعت رضائے مصطفی بریلی کے سال دوم 1921ء اور سال چہارم 1923ء سے جماعت کے بارے میں علماء ومشائخ کے تاثرات بھی دیئے ہیں۔ اس کے صفحہ 423 پر مولانا قاضی غلام گیلانی نقشبندی شمس آبادی کے نام سے آپ کے تاثرات بھی نمایاں طور پر موجود ہیں۔ جماعت رضائے مصطفی بریلی شریف کے دفتر میں بیٹھ کر آپ نے درج ذیل تاثرات رقم فرمائے ہیں:

جماعت رضائے مصطفی حضرت حبیب خدا عزوعلا جناب محمد سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ہندوستان شہر بانس بریلی محلہ سوداگران میں منعقد ہوئی ہے دیکھ کر نہایت مسرت ہوئی بوجہ اس کے کہ اس کے اغراض ومقاصد مضامین ایسے ہیں کہ جن کے باعث گم گشتگان بادیۂ ضلالت کو ہدایت اور واقفین علی شفا جرف ہار کو نجات ہوگی۔ فقیر نے بفرمائش حضرت سیادت پناہ نجابت ونقابت پائگاہ سیدی محمد ایوب علی صاحب مدظلہ العالی کے دفتر کو دیکھا اور اس کی خدمات کے طرق ووجوہ کے لحاظ سے محظوظ ہوا اور بلا تامل تہ قلب سے دعا نکلی۔ باری تعالیٰ اس جماعت کو بساطت وامتداد روز افزوں عطا فرمائے اور اس کے بانیوں اور

CamScanner

منتظموں ومعاونوں وخدام وراضی رہنے والوں کو عموماً اور بالخصوص اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ امام اہل سنت و جماعت مرحوم ومغفور کو اس کے ثواب اور صواب سے بہرہ اندوز فرمائے۔آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ نبیک الامن الامین الی یوم الدین۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ پر آپ بھرپور اعتماد فرماتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی کتاب ''حق الایضاح فی شرطیہ الکفو للنکاح'' کے آخر میں اپنے مؤقف کی تائید وحمایت میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل رسالہ ''اجلی الاعلام'' بھی شامل فرمایا ہے۔عالم جلیل فاضل نبیل حامیٔ سنت ، ماحیٔ بدعت حضرت علامہ قاضی غلام گیلانی شمس آبادی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے، یوں تو آپ نے اسلام اور مسلمین کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کا تعاقب فرمایا ہے لیکن عقیدہ ختم نبوت کے خلاف اٹھنے والے فتنۂ قادیانیت اور اس کی ذریت کو آپ نے خاص نشانہ پر رکھا۔آپ نے اس فتنۂ خبیثہ کی سرکوبی کے لیے تین کتابیں لکھی ہیں ان میں پہلی کتاب ''تیغ غلام گیلانی بر گردن قادیانی''، دوسری ''جواب حقانی در رد بنگالی قادیانی'' اور تیسری ''بیان مقبول ورد قادیانی مجہول'' ہے۔اول الذکر کتاب ''تیغ غلام گیلانی برگردن قادیانی'' کا پہلا ایڈیشن 1330ھ/ 1911ء میں خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مصنف بہار شریعت، صدرالشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی رحمۃ اللہ علیہ (م:1367ھ/ 1948ء) کے اہتمام سے مطبع اہل سنت وجماعت بریلی شریف سے شائع ہو کر سامنے آیا۔اس کا دوسرا ایڈیشن 1430ھ/ 2009ء میں علامہ مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی مرتبہ کتاب ''عقیدہ ختم النبوت'' کی جلد ہفتم میں شامل ہو کر ادارہ تحفظ عقائد الاسلامیہ کراچی کے زیر اہتمام شائع ہو کر سامنے آیا۔حسن اتفاق اسی سال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام دیو بندی مکتب فکر کے مولانا اللہ وسایا کی جانب سے مرتبہ کتاب ''احتساب قادیانیت'' کی جلد نمبر 28 میں بھی اس کا تیسرا ایڈیشن شائع ہوا۔دیو بندی عالم مولانا اللہ وسایا نے صفحہ 4 پر عرض مرتب میں اس

کتاب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر کا اعتراف کچھ ان الفاظ میں کیا ہے: اس کتاب میں جگہ جگہ مولانا احمد رضا خان کا بہت احترام سے نام لکھتے ہیں، اس زمانے میں دیوبندی، بریلی تنازعہ نے موجودہ صورت اختیار نہ کی تھی، علمی اختلاف تھا اور بس، خدا جانے کہ مولانا اللہ وسایا کو کیا سوجھی کہ انہوں نے اس کتاب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام نہایت صفائی سے حذف کر دیا ہے۔ ع۔ ترے دل میں کس سے بخار ہے۔ اللہ کی قدرت کہ ایک مقام پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی ان سے حذف ہونے سے رہ گیا ہے۔ علامہ قاضی غلام گیلانی رحمۃ اللہ علیہ پہلے مرزا آنجہانی کی ہرزہ سرائی نقل فرماتے ہیں پھر ''اقول'' لکھ کر اس کا تعاقب اور تبصرہ فرماتے ہیں۔ نمبر شمار 46 کے تحت آپ مرزا آنجہانی کا حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی شان اقدس میں ایک نہایت گستاخانہ شعر ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو // اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ نقل فرما کر انتھی بلفظہ الخبیث۔۔ لکھ کر اقول کے تحت اس پر تبصرہ یوں فرماتے ہیں:

اس بیت خبیثہ کے سبب سے فاضل بریلوی مجدد مائۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خان صاحب نے مرزا پر اپنی کتاب مستطاب ''حسام الحرمین'' میں حکم کفر وارتداد فرمایا جس کی حقیقت کی وجہ سے علمائے مکہ ومدینہ زادہما شرفا وکرامۃ وغیرہ نام نامی بزرگانِ دین نے اس مرزا کے کفر پر مہریں کر دیں جن حضرات کی تعداد چالیس تک ہے۔ (احتساب قادیانیت جلد 28، ص 27) ماشاء اللہ، مقام بھی کیا خاص حذف ہونے سے بچا جس میں ''حسام الحرمین'' کا ذکر خیر بھی ہے اور اسے کتاب مستطاب بھی قرار دیا گیا ہے۔ ثابت ہوا کہ علامہ قاضی غلام گیلانی رحمۃ اللہ علیہ دیوبندی، بریلی تنازعہ سے بخوبی آگاہ تھے۔ اہل علم اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ''حسام الحرمین'' میں مرزا آنجہانی کی تکفیر کے علاوہ کن کن مولویوں کی تکفیر کی گئی ہے۔ ''تیغ غلام گیلانی بر گردن قادیانی'' کے پہلے ایڈیشن کے صفحہ 19 پر نمبر شمار 40 کے تحت حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے بارے میں مرزا کے کفریات گنوائے اور آخر میں لکھا: قہر الدیان از مولانا فاضل بریلوی

مدفیضہ ،نمبر شمار 40 کے آخر میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ یوں دیا گیا ہے: قہر الدیان علی مرتد بقادیان للفاضل البریلوی الشیخ احمد رضا خان مجدد المائۃ حاضرہ۔ نمبر شمار 78 کے تحت آخر میں لکھا: ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ،قہر الدیان علی مرتد بقادیان، لمخدومی واستاذی ومرشدی الشیخ احمد رضا خان الفاضل البریلوی مجدد المائۃ الحاضرہ عم فیضہ ۔ احتساب قادیانیت جلد 28 میں صرف حسام الحرمین والا مقام محفوظ ہے باقی تینوں مقامات پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ اوران کا نام حذف کر دیا گیا ہے۔ آواز دوانصاف کوانصاف کہاں ہے!!! عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں تیغ غلام گیلانی برگردن قادیانی ایک لا جواب اور بے مثال کتاب ہے۔آپ نے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب قہر الدیان علی مرتد بقادیان سے بھر پور استفادہ فرمایا ہے اور مرزا آنجہانی کی کتابوں کی بھی خانہ تلاشی لی ہے۔اس کتاب میں آپ پہلے مرزا آنجہانی کی ہرزہ سرائی نقل کرتے ہیں پھر اقول کے تحت اس کی خبر لیتے ہیں اور تبصرہ فرماتے ہیں۔بعض مقامات پر آپ کا تبصرہ انتہائی دل چسپ صورت اختیار کر لیتا ہے۔مثلاً مرزا کی یاوہ گوئی ہے: میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا، تیری محبت دلوں میں ڈالوں گا۔ ازالہ اوہام ۔۔اب اس پر تیغ غلام گیلانی کی کاٹ ملاحظہ فرمایئے: فقیر کہتا ہے کہ یہ الہام تو مرزا کا برعکس ہوا، جا بجا لوگ برا ہی کہتے ہیں، جہاں تک کوئی نام مرزا کا سنتا ہے،سوائے گالی اور برے کے ذکر خیر کوئی مسلمان نہیں کرتا۔۔ کتاب کے آخر میں آپ نے احوال قیامت اور اس کی نشانیاں اور پھر بڑی بڑی نشانیاں بھی لکھ دی ہیں ۔کتاب کا اختتام ان دعائیہ کلمات پر فرماتے ہیں: یااللہ! اس فقیر حقیر ہیچ مدان قاضی غلام گیلانی اور اس کے والدین وغیرہ،خویش واقارب اور پیروں اور استادوں اور دوستوں اور جملہ اہل سنت وجماعت کو خاتمہ باایمان روزی فرما اور صغیرہ وکبیرہ کل گناہ بخش دے ساتھ برکت اپنے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔قاضی غلام گیلانی پنجابی حنفی نقشبندی، سیاح بنگال بقلم 1330ھ ہجری۔ آخر میں

آپ کے برادر مولانا غلام ربانی چشتی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مختصر مگر جامع رسالہ رد قادیانی بھی شامل ہے۔ آپ کے فرزند جلیل علامہ قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ (م:1402ھ/1981ء) کے صاحبزادے ڈاکٹر امجد حسین کاظمی صاحب زید مجدہ اپنے اسلاف کرام کی تمام کتابوں کی از سر نو طباعت فرمانے میں مصروف ہیں، تیغ غلام گیلانی برگردن قادیانی کے اس چوتھے ایڈیشن کا اہتمام بھی آپ ہی کے مرہون منت ہے۔ اس ایڈیشن کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام عربی اور فارسی عبارات کا آسان اور عام فہم اردو ترجمہ بھی کرادیا گیا ہے، مترجم کے فرائض ہمارے مہربان مولانا محمد ایوب خان چشتی صاحب زید مجدہ نے سرانجام دیئے ہیں، حروف چینی کے فرائض شاہین صفت نوجوان محبی عزیزی ظفر محمود قریشی صاحب زید مجدہ نے نہایت احسن انداز میں سرانجام دیئے ہیں۔ اور کتاب کی از سر نو ترتیب وتہذیب کر کے کتاب کے حسن کو دوبالا فرما دیا ہے۔ ہمارے لئے مقام مسرت ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت میں لکھی گئی اس گراں قدر کتاب کی اشاعت ختم نبوت اکیڈمی کے حصے میں آئی ہے، آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس کتاب کی اشاعت میں دل چسپی لینے والوں، حروف چینی اور ترجمہ کرنے والوں بلکہ تمام معاونین اور قارئین کے علم وقلم اور عمل میں مزید جولانیاں اور روانیاں عطا فرمائے، ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین۔

دعا گو و دعا جو گدائے کوئے مدینہ شریف، احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ، خلیفۂ مجاز بریلی شریف، سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل، سرپرست اعلیٰ ہماری آواز مدیر اعلیٰ الحقیقہ، ادارہ فروغ افکار رضا وختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710 (12/محرم الحرام 1443ھ/21/اگست 2021ء بروز ہفتہ بوقت 4:25 ظہر) ۞۞۞

المنتہیٰ
قادیانیت پر آخری ضرب نمبر
خصوصی اشاعت
7 SEP
1974
Last Blow to Qadiyaniyat
Blow to
ANIYAT
Writer
خصوصیات
خصوصیات
خواجہ غلام دستگیر فاروقی
بذریعہ ڈاک قیمت
320 روپے
صفحات
170
ڈسکاؤنٹ قیمت
250 روپے
0308-4640835
0302-7034689
0302-3797615
0302-3911531
ادارۃ المنتہیٰ پاکستان

صاحبان قلم متوجہ ہوں

المنتھیٰ : اہل قلم کو مقالہ نویسی کی دعوت پیش کرتا ہے۔

تحریر واضح، بامقصد معیاری، غیر متشدد اور منتخب موضوع (ختم نبوت ورد قادیانیت) کے مطابق ہو۔

اپنے مضامین کمپوز کروا کے ارسال کریں نیز مضمون کی سافٹ کاپی بھی دیے گئے ای میل ایڈریس پر بھیجی جائے۔

آستانہ چشتیہ خیریہ، جلالپور (شکرگڑھ)

0306-2585703 0308-4597382

farooqi4156@hotlook.com

اسلامی
رُوحانی
اصلاحی
اجتماع
58 واں سالانہ
عرسِ مُبارک
بفیضانِ نظر
جامع شریعت و طریقت قدوۃ السالکین غوثِ زمان
زبدۃ العارفین خواجہ خواجگان زینت الذاکرین قطبِ عالم
خواجہ ابوالخیر محی الدین
پیر
مُحمّد عبداللہ جان
قدس سرہ العزیز
تاجدار
دربارِ عالیہ مرشد آباد شریف
دربارِ عالیہ
بمقام
مرشد آباد شریف
پشاور شہر
5
6
7
نومبر 2021ء
بروز
جمعۃ المبارک
ہفتہ
اتوار
زیرِ سرپرستی
خواجہ
ابوالجمال
پیر مُحمّد عالم جان
صاحب
مدظلہ العالی
سجادہ نشین
دربارِ عالیہ مرشد آباد شریف
پشاور شہر
5 نومبر بروز جمعۃ المبارک
6 نومبر بروز ہفتہ
7 نومبر بروز اتوار
خصوصی دعا
مُحمّد فخر عالم جان
صاحب
مُحمّد سیف اللہ جان
صاحب
فری میڈیکل کیمپ
Madni Sound
ARY
Join Us @
SOUTULKHAIR
خدام
دربارِ عالیہ مُرشد آباد شریف
پشاور شہر پاکستان
بالمقابل آرٹ کالونی کوہاٹ روڈ
091-2321484 | 0300-9843686 | 0333-5113236 | 0334-5370535

CamScanner

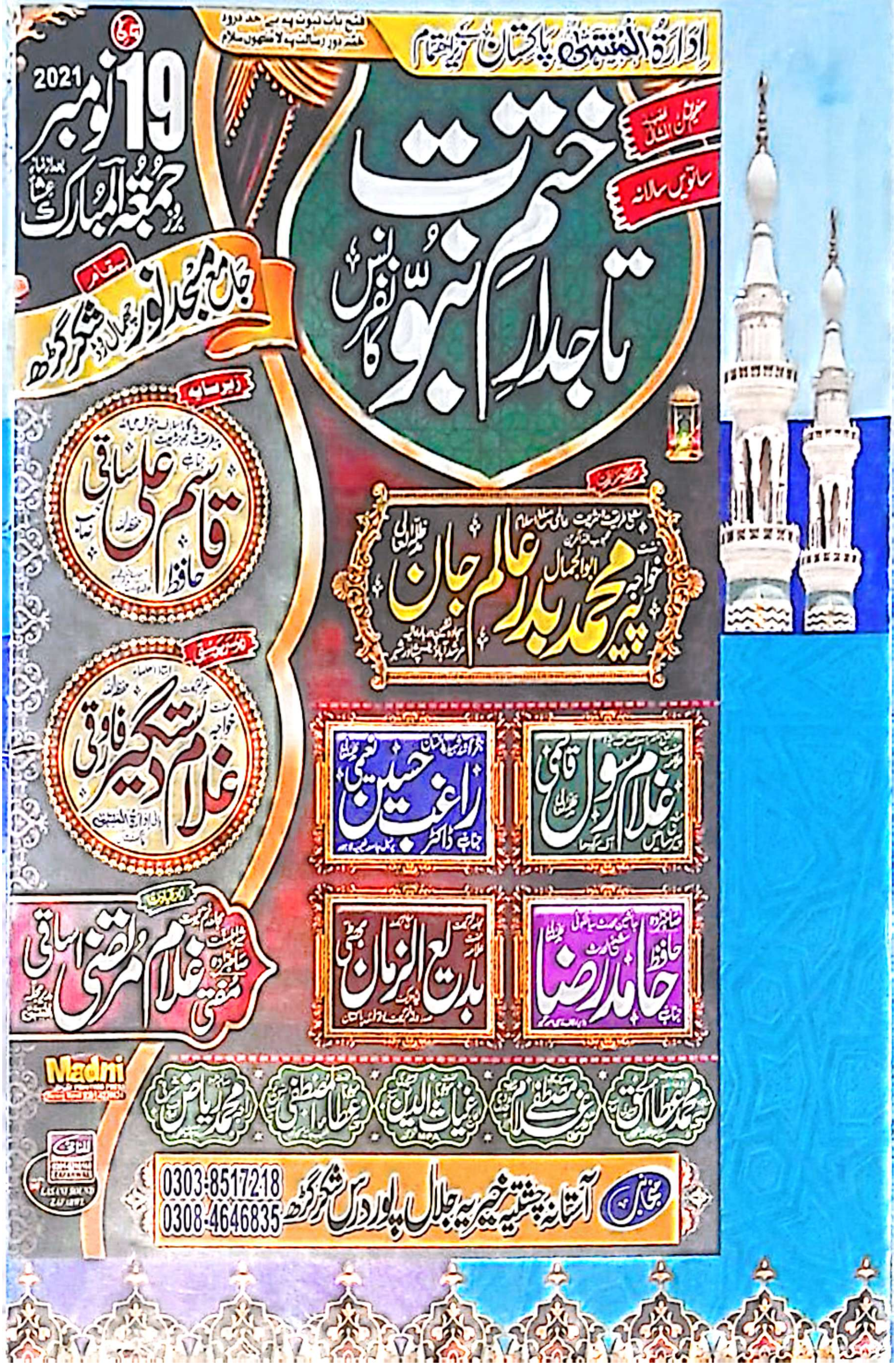
ادارۃ المنتہیٰ پاکستان کے زیر اہتمام
ساتویں سالانہ
ختم نبوت
تاجدارِ نبوت کانفرنس
19 نومبر 2021
بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عشاء
جامع مسجد نور جمال روڈ شکرگڑھ
خواجہ پیر محمد بدر عالم جان
حافظ قاسم علی ساقی
خواجہ غلام دستگیر فاروقی
مفتی غلام مرتضیٰ ساقی
غلام رسول قاسمی
ڈاکٹر راغب حسین نعیمی
حافظ حامد رضا
بدیع الزمان
Madni
آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پلور درس شکرگڑھ
0303-8517218
0308-4646835